FRI.19.Jan.2024
VOLUME:19 NO:17
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 19/جنوری 2024
جلد: 19 شمارہ 17
7/رجب المرجب 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

پاکستان نے ایران کے خلاف جوابی حملے کئے، سات افراد ہلاک

اسلام آباد۔ 18؍جنوری۔ ایم این این۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے دفتر نے کہا کہ جمعرات کی صبح، پاکستانی فوج نے ایران کی حدود میں واقع دہشت گردوں کے ٹھکانوں کے خلاف محتاط انداز میں مربوط جوابی حملوں کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ حملے پاکستان کے صوبہ بلوچستان پر ایران کے میزائل اور ڈرون حملوں کے ٹھیک دو دن بعد کیے گئے۔ وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، آج صبح پاکستان نے ایران کے صوبہ سیستان او بلوچستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کے خلاف انتہائی مربوط اور خاص طور پر ہدف بنائے گئے فوجی حملوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انٹیلی جنس پر مبنی آپریشن کے دوران کئی دہشت گرد مارے گئے جسے "مرگ بار سرمچار" کا نام دیا گیا ہے۔ ایرانی میڈیا رپورٹس کے مطابق پاکستان کے ساتھ سرحد سے متصل صوبہ سیستان بلوچستان کے ایک گاؤں پر متعدد میزائل داغے گئے جس کے نتیجے میں چار بچے جاں بحق ہوگئے۔ واضح رہے کہ جاں بحق ہونے والے تمام افراد غیر ایرانی بچے تھے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "گزشتہ کئی سالوں کے دوران، ایران کے ساتھ ہماری مصروفیات میں، پاکستان نے اپنے آپ کو ایران کے اندر غیر حکومتی جگہوں پر سرمچار کہنے والے پاکستانی نژاد دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں اور پناہ گاہوں کے بارے میں اپنے سنگین تحفظات کا مسلسل اظہار کیا ہے۔ پاکستان نے ان دہشت گردوں کی موجودگی اور سرگرمیوں کے ٹھوس شواہد کے ساتھ متعدد ڈوزیئرز بھی شیئر کیے ہیں۔ تاہم، ہمارے سنگین تحفظات پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے، یہ نام نہاد سرمچار بے گناہ پاکستانیوں کا خون بہاتے رہے۔ پاکستان نے مزید کہا کہ آج صبح کی کارروائی ان نام نہاد سرمچاروں کی طرف سے بڑے پیمانے پر دہشت گردی کی کارروائیوں کے بارے میں مصدقہ انٹیلی جنس کی روشنی میں کی گئی۔ ایران کے حالیہ حملوں سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں نمایاں خرابی آئی ہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کی ترجمان، ممتاز زہرہ بلوچ نے زور دے کر کہا کہ ملک کے پاس حملے کا جواب دینے کا حق برقرار ہے۔ وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی نے اپنے ایرانی ہم منصب حسین امیر عبداللہیان کو اس حملے کی وجہ سے دوطرفہ تعلقات پر شدید تناؤ سے آگاہ کیا۔ کشیدگی میں حالیہ اضافے کے ردعمل میں پاکستان نے ایران سے اپنے سفیر کو واپس بلانے کے فیصلے کا اعلان کیا ہے اور پاکستان میں تعینات ایرانی سفیر جو اس وقت ایران کے دورے پر ہیں، شاید فی الحال واپس نہ آئیں۔ یہ اقدام صورتحال کی سنگینی کی عکاسی کرتا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات پر تناؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔ منگل کی رات ہونے والے ایرانی فضائی حملے مبینہ طور پر بلوچی عسکریت پسند گروپ جیش العدل کے دو ٹھکانوں پر کیے گئے تھے۔ یہ حملے پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے سرحدی شہر پنجگور میں ہوئے، جس سے علاقائی خدشات میں اضافہ ہوا اور پاکستان کو اس صورت حال کے جواب میں سفارتی کارروائی کرنے پر آمادہ کیا۔ دوسری طرف ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا نے خبر دی ہے کہ جمعرات کو پاکستان کی جانب سے ایرانی حدود میں فضائی حملوں میں چار بچوں سمیت سات افراد ہلاک ہوگئے۔ اسلام آباد کی فوجی کارروائی پاکستان کے جنوب مغربی صوبے بلوچستان میں ایک ایرانی دہشت گرد گروہ کو نشانہ بنانے والے تہران کے میزائل حملے کے بعد ہوئی ہے جس میں دو بچے ہلاک ہوگئے تھے۔

گجرات کے وڈودرا میں افسوسناک حادثہ

کشتی پلٹنے سے 10 طلبا اور 2 / اساتذہ ہلاک

وڈودرا: 18/جنوری (ایجنسیز) گجرات کے وڈودرا میں کشتی پلٹنے کا حادثہ پیش آیا ہے جس میں 12 افراد کی موت ہوگئی ہے۔ واقعہ کے تعلق سے بتایا جا رہا ہے کہ ہرنی تالاب میں ایک کشتی پر 23 طلبا اور 4 اساتذہ سوار تھے۔ اچانک یہ کشتی پلٹ گئی اور سبھی ڈوبنے لگے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ریاستی وزیر کبیر ڈنڈور نے 6 طالب علم کی موت سے متعلق تصدیق کی ہے، حالانکہ تازہ ترین خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ 10 طلبا اور 2 اساتذہ کی موت ہو چکی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سبھی طالب علم وڈودرا کے ایک پرائیویٹ اسکول میں پڑھتے تھے۔ اساتذہ کے ساتھ یہ بچے سیر و سیاحت کے لیے ہرنی تالاب پہنچے تھے جہاں یہ افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ 'اے بی پی اسمیتا' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ واقعہ کی خبر ملتے ہی کم و بیش 10 ایمبولنس جائے حادثہ پر پہنچے اور زخمی بچوں کو اسپتال پہنچایا۔ اسپتال میں داخل بچوں کی حالت کے بارے میں فی الحال کوئی جانکاری حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ اس حادثہ پر وزیر اعلیٰ بھوپندر پٹیل کا تعزیتی پیغام سامنے آیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ "وڈودرا کے ہرنی تالاب میں بچوں کے ڈوبنے کی خبر بے حد تکلیف دہ ہے۔ میں ان بچوں کی روح کے سکون کی دعا کرتا ہوں جنھوں نے اپنی جان گنوا دی۔ میں اس تکلیف کے وقت میں متاثرہ کنبوں کے غم میں شامل ہوں۔ بھگوان انھیں اس تکلیف کو برداشت کرنے کی طاقت دیں۔ جو طالب علم اور استاذ کشتی پر سوار تھے ان کے لیے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ انتظامیہ کو حادثہ متاثرین کو فوراً راحت اور علاج فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔"' اے بی پی اسمیتا' کی رپورٹ کے مطابق سبھی طالب علم وڈودرا واقع نیو سنرائز اسکول میں پڑھتے تھے جو ہرنی تالاب گھومنے کے لیے پہنچے تھے۔ یہ بات بھی سامنے آ رہی ہے کہ کشتی پر صلاحیت سے زیادہ لوگ سوار تھے جس کی وجہ سے حادثہ پیش آیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کشتی پر سوار کسی بھی طالب علم یا استاذ نے لائف جیکٹ نہیں پہنی تھی۔ جس تالاب میں یہ واقعہ پیش آیا وہ سات ایکڑ سے زیادہ علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔ تالاب کی حسن کاری کا عمل 2019 میں انجام پایا تھا۔

یومِ پیدائش کی تصدیق کے لیے 'آدھار کارڈ' اب ناقابل قبول، ای پی ایف او کا اعلان

نئی دہلی: 18/جنوری (ایجنسیز) وزارت محنت کے ماتحت ایمپلائیز پروویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) نے آدھار کارڈ سے متعلق ایک بڑا اعلان کیا ہے۔ ای پی ایف او میں اب کسی بھی کام کے لیے یومِ پیدائش کی تصدیق یعنی پروف کے طور پر آدھار کارڈ کی منظوری ختم کر دی گئی ہے۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ اب آدھار کارڈ کا استعمال یومِ پیدائش کو اَپڈیٹ کرانے یا اس میں کسی غلطی کو ٹھیک کرانے کے لیے نہیں کیا جا سکے گا۔ ای پی ایف او نے آدھار کارڈ کو قابل قبول دستاویزوں کی اپنی فہرست سے باہر کر دیا ہے۔ ای پی ایف او کے ذریعہ 16 جنوری کو ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے جس میں آدھار کارڈ کو قابل قبول دستاویزوں کی فہرست سے باہر کرنے کی جانکاری دی گئی ہے۔ 'یو آئی ڈی اے آئی' کی طرف سے آدھار کارڈ کو لے کر مذکورہ ہدایت جاری کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس کے بعد ہی ای پی ایف او نے یومِ پیدائش میں تبدیلی کے لیے آدھار کارڈ کی منظوری ختم کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ ای پی ایف او کا کہنا ہے کہ یومِ پیدائش کی تصدیق کے لیے دسویں درجہ کا سرٹیفکیٹ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی کسی سرکاری بورڈ یا یونیورسٹی سے جاری ریزلٹ بھی اس کے لیے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اسکول چھوڑتے وقت جاری کردہ سرٹیفکیٹ اور ٹرانسفر سرٹیفکیٹ کے ذریعہ بھی یومِ پیدائش میں ہوئی غلطی کی تصحیح کی جا سکتی ہے۔ ای پی ایف او کے مطابق آدھار کارڈ کا استعمال اب صرف شناختی کارڈ اور رہائش کی تصدیق کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔ یعنی ای پی ایف او میں آدھار کارڈ کا استعمال بہت محدود کر دیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 2018 میں سپریم کورٹ نے آدھار کارڈ کو لے کر ایک اہم فیصلہ سنایا تھا۔ اپنے فیصلے میں عدالت عظمیٰ نے کہا تھا کہ آدھار کا استعمال کہاں پر ہوگا اور کہاں نہیں ہوگا۔ عدالت عظمیٰ نے اس وقت کہا تھا کہ بینک اکاؤنٹ اور موبائل نمبر کو آدھار سے جوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یو جی سی، سی بی ایس ای، نفٹ و کالج وغیرہ ادارے آدھار کارڈ پر لکھے نمبر کا مطالبہ نہیں کر سکتے ہیں۔ اسکول میں داخلہ کے لیے آدھار نمبر کا استعمال ضروری نہیں ہوگا۔ سرکاری منصوبوں کا فائدہ دینے سے منع کرنے کے پیچھے اس بات کو وجہ نہیں بنائی جا سکتی کہ بچے کا آدھار اَپڈیٹ نہیں ہے۔ اسی طرح پرائیویٹ کمپنیاں آدھار کارڈ کا مطالبہ نہیں کر سکتی ہیں۔ اس وقت سپریم کورٹ کے سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے اسے ایک تاریخی فیصلہ بتایا تھا۔ پرشانت بھوشن کا کہنا تھا کہ یہ عوام کو راحت دینے والا فیصلہ ہے۔

گیان واپی تہہ خانہ کی کنجیاں ضلع مجسٹریٹ کے حوالے کی جائیں: عدالت

وارانسی (اتر پردیش): ایک ضلع عدالت نے حکم دیا ہے کہ یہاں گیان واپی کامپلکس میں واقع تہہ خانہ کی چابیاں ضلع مجسٹریٹ کے حوالہ کر دی جائیں۔ اسے "ویاس جی کا تہہ خانہ" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ضلع جج اے کے وشویش نے چہارشنبہ کے روز اپنے حکم میں کہا کہ کامپلکس کے جنوبی سرے پر واقع ویاس جی کے تہہ خانہ کی مناسب دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندو فریق کے وکیل مدن موہن یادو نے یہ بات بتائی۔ عدالت نے کہا کہ اسی لئے وارانسی کے ضلع مجسٹریٹ کو ویاس جی کے تہہ خانہ کا ریسیور مقرر کیا جاتا ہے۔ یادو نے قبل ازیں کہا تھا کہ حکام نے اس تہہ خانہ کو 1993 میں مقفل کر دیا تھا اور یہاں رکاوٹیں کھڑی کر دی تھیں۔ اس سے پہلے ایک پجاری سوم ناتھ ویاس اس تہہ خانہ کو پوجا کے لئے استعمال کرتا تھا۔

دھارواڑ میں ہندو کارکن مسلمان کی دکان میں گھس پڑے

منگلورو: دائیں بازو گروپ کے کارکن مبینہ طور پر ایک دکان میں گھس گئے تا کہ مسلم برادری کے ایک شخص کو مار پیٹ کر سکیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ شخص دکان پر آنے والی ہندو لڑکیوں اور خواتین کے فون نمبر حاصل کرتا تھا اور انہیں ویڈیو کال کرتا تھا بعد ازاں ان کی تصاویر استعمال کرتے ہوئے انہیں بلیک میل کرتا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان لوگوں نے اس شخص کے موبائل فون پر ایسے ویڈیو اور تصاویر دیکھی ہیں۔ ہندوتوا گروپ کے ارکان نے کہا کہ یہ اخلاقی پولیسنگ کا کیس نہیں ہے کیونکہ پولیس فوری جائے واقعہ پر پہنچ گئی اور اس شخص سے پوچھ تاچھ کی گئی۔ ڈی سی پی راجیو نے بتایا کہ کارکنوں کو بھی پوچھ تاچھ کیلئے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔

اڈیشہ: کام سے تھک کر زمین پر سونے والے

مزدوروں کو ٹرک نے کچلا، 4 کی موت، 1 شدید زخمی

برگڑھ: 18/جنوری (ایجنسیز) اڈیشہ کے برگڑھ ضلع واقع بیرجام گاؤں میں کام سے تھک کر زمین پر ہی سو جانے والے 5 مزدوروں کو ان کی ہی کمپنی کے ٹرک نے کچل دیا۔ اس واقعہ میں 4 مزدوروں کی موقع پر ہی موت واقع ہوگئی ہے جبکہ ایک مزدور شدید طور پر زخمی ہوا ہے۔ حادثہ میں زخمی ہونے والے مزدور کا اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ہلاک ہونے والے 4 مزدوروں میں سے 3 مدھیہ پردیش کے رہنے والے تھے اور 1 کا تعلق چھتیس گڑھ سے تھا۔ حادثہ میں زخمی ہونے والے مزدور کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ مدھیہ پردیش کا باشندہ ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ان مزدوروں کو کچلنے والا ٹرک اسی بورویل ڈریلنگ کمپنی کا تھا جس میں یہ مزدور کام کرتے تھے۔ اس حادثہ کے تعلق سے پولیس کا کہنا ہے کہ بیرجام گاؤں کے ایک کھیت میں کنواں کھودنے کے کام میں لگی بورویل مشین کا ایندھن بدھ کی دیر شام ختم ہو گیا تھا۔ اسی ایجنسی کا ایک دیگر ٹرک قریب کے پٹرول پمپ سے ڈیزل لینے گیا۔ اس دوران ڈریلنگ کا کام کر رہے مزدور تھک کر زمین پر ہی سو گئے۔ جب ڈیزل لے کر لوٹے ٹرک کو ڈرائیور نے پارکنگ کے لیے پیچھے کیا تو غلطی سے زمین پر سو رہے مزدوروں پر چڑھا دیا۔ فوری طور پر سبھی کو پدم پور کے قریبی اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان میں سے تین کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ ایک مزدور کی برگڑھ کے ضلع ہیڈ کوارٹر اسپتال (ڈی ایچ ایچ) میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ بہرحال، ایک زخمی مزدور کا علاج ڈی ایچ ایچ میں چل رہا ہے۔ میل چامنڈا پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر نے اس حادثہ سے متعلق جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ٹرک کو ضبط کر لیا گیا ہے اور ڈرائیور کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اس سے پورے معاملے میں پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔

رام مندر پران پرتشٹھا کے دن ملک بھر میں نصف دن کی سرکاری چھٹی کا اعلان

نئی دہلی: 18۔ جنوری (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے 22 جنوری یعنی رام مندر پران پرتشٹھا تقریب کے دن پورے ملک میں نصف دن کی سرکاری تعطیل کا اعلان کر دیا ہے۔ اس دن پورے ہندوستان میں سبھی مرکزی سرکاری دفاتر، حکومتی اداروں اور

مرکزی صنعتی اداروں میں دوپہر 2.30 بجے تک نصف دن کی چھٹی رہے گی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مرکزی حکومت نے نصف دن کی چھٹی کا اعلان اس مقصد سے کیا ہے تا کہ لوگ رام للا کی پران پرتشٹھا کا براہ راست نشریہ دیکھ سکیں۔ اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی طرف سے نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ جاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ ملازمین کے جذبات اور ان کی گزارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرکزی حکومت نے رام مندر پران پرتشٹھا کے موقع پر پورے ہندوستان میں سبھی مرکزی سرکاری دفاتر، حکومتی اداروں اور مرکزی صنعتی اداروں میں 22 جنوری 2024 کو دوپہر 2.30 بجے تک نصف دن کی تعطیل کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے اس سلسلے میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ایودھیا میں رام للا پران پرتشٹھا کے مدنظر 22 جنوری کو سبھی مرکزی سرکاری دفاتر نصف دن کے لیے بند رہیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ رام مندر کی تعمیر کا کام فی الحال مکمل نہیں ہوا ہے، لیکن کچھ حصہ بن کر تیار ہو چکا ہے۔ ایودھیا رام مندر تعمیر کمیٹی کے چیئرمین نرپیندر مشرا نے کہا تھا کہ مندر کی پہلی منزل میں ابھی کام بچا ہوا ہے۔ یہاں رام دربار ہوگا۔ ساتھ ہی انھوں نے جانکاری دی تھی کہ 22 جنوری کو دوپہر تقریباً 12.30 بجے پران پرتشٹھا کا مہورت نکلا ہے۔

بھوپال: ہندوؤں کی ریالی پر تھوکنے کا الزام

ڈھول باجے کے ساتھ مسلم نوجوان کے گھر پر چلا بلڈوزر

بھوپال: 18/ جنوری (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کے اجین میں بلڈوزر چلا کر ایک مسلم شخص کے گھر کو گرا دیا گیا ہے۔ دراصل نوجوان پر بابا مہاکال کی سواری کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس معاملہ کی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔ ملزم کا نام عدنان منصوری ہے۔ اس کی عمر 18 سال ہے۔ بابا مہاکال کی سواری پر 'گلی' (تھوکنے) کی وجہ سے عدنان کو 151 دنوں تک عدالتی حراست میں رہنا پڑا۔ اب ان کا مکان تجاوزات کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ لڑکے کو 5 ماہ جیل میں گزارنے کے بعد ضمانت مل گئی۔ عینی شاہد نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا۔ عدنان کے علاوہ دو اور نابالغ بھی ہیں جو اس کے بھائی ہیں۔ بابا مہاکال کی سواری 17 جولائی کو نکالی گئی تھی۔ یہ سواری عدنان کے گھر سے نکل رہی تھی کہ ریلی میں سے کسی نے آواز دی کہ وہ تھوک رہے ہیں۔ اس کے بعد تینوں لڑکوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ معاملہ 17 جولائی 2023 کو اجین شہر کا ہے۔ مہاکال کی سواری نکل رہی تھی۔ پھر ساون لاٹ نامی شخص نے الزام لگایا کہ اشرف حسین کے دو بچوں اور دیگر افراد نے چھت سے ریالی پر تھوک دیا۔ معاملہ حساس تھا، اس لیے پولیس نے دو نابالغوں سمیت تین بچوں کے خلاف 5 دفعہ کے تحت ایف آئی آر درج کی۔ اس واقعہ پر بی جے پی کے ترجمان آشیش اگروال نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے بھگوان شیو کی توہین کی ہے انہیں بھی شیوا تانڈو کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس واقعہ کے بعد انتظامیہ کی جانب سے عدنان اور ان کے اہل خانہ کے گھر کو مسمار کر دیا گیا ہے۔ عدنان اور ان کے بھائیوں پر مذہبی جنونیت بڑھانے کا الزام ہے۔ ان تینوں کے خلاف اجین کے ساون لوچ نے شکایت درج کرائی تھی۔ اس واقعے کے بعد عدنان کے دونوں بھائیوں کو سکون تو ملا لیکن عدنان کو جیل میں ہی رہنا پڑا۔ اس پیر کو اندور میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی سنگل جج بنچ نے عدنان کو ضمانت دے دی۔ اپنے دو صفحات کے حکم میں، جج نے کہا کہ شکایت کنندہ ساون لاٹ، جو استغاثہ کے گواہ نمبر 1 اور اجے کھترا، گواہ نمبر 2، ٹرائل کورٹ کے سامنے اپنے بیانات میں مخالف ہو گئے اور استغاثہ کے کیس کی حمایت نہیں کی۔ کیا ملزم کے وکیل دیویندر سنگھ سینگر نے کہا کہ کیس میں پیشرفت ظاہر کرتی ہے کہ کیس کی صحیح طریقے سے تفتیش نہیں کی گئی۔ "ہائی کورٹ نے کہا کہ شکایت کنندہ نے ایف آئی آر میں بیان کردہ استغاثہ کے نظریہ کی حمایت نہیں کی۔ اس نے ملزم کی شناخت کرنے سے انکار کر دیا اور یہ بھی کہا کہ اس نے واقعہ ہوتے نہیں دیکھا۔ دوسرے استغاثہ کے گواہ اجے کھتری بھی بدل گئے۔ دیویندر سنگھ نے کہا۔ کہ یہ مذہبی جذبات کو ظاہر کرتا ہے، پولیس نے اس کیس کی صحیح تفتیش نہیں کی، انتظامیہ نے گھر گرا کر عدنان کے اہل خانہ کو ہراساں کیا ہے۔ عدنان کو ضمانت ملنے کے بعد اجین کے کھاراکوان تھانے کی پولیس کچھ بھی کہنے سے صاف گریز کر رہی ہے۔ تھانے کے سب انسپکٹر لیوان کجر کا کہنا ہے کہ ضمانت کی وجہ عدالت کا معاملہ ہے۔ ہمارے پاس صرف یہ اطلاع ہے کہ مہاکال سواری پر تھوکنے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ فی الحال کیس چل رہا ہے اس لیے ہم اس معاملے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔

بلقیس بانو کیس: خودسپردگی کیلئے مہلت میں توسیع کیلئے ایک مجرم کی درخواست

نئی دہلی: بلقیس بانو کیس کے ایک مجرم نے سپریم کورٹ میں درخواست داخل کی ہے اور جیل حکام کے روبرو خودسپردگی اختیار کرنے دی گئی مہلت میں چار ہفتوں کی توسیع کا مطالبہ کیا ہے۔ 2002 کے گجرات فسادات کے دوران بلقیس بانو کی اجتماعی عصمت ریزی اور اس کے ارکان خاندان کے قتل کے 11 مجرموں میں شامل ایک گووند بھائی نائی نے یہ درخواست داخل کی ہے۔ سپریم کورٹ نے 8 جنوری کو حکومت گجرات کی جانب سے مجرموں کو معافی دینے کے احکام کو کالعدم کر دیا تھا جس نے اگست 2022 میں مجرموں کو سزا پوری ہونے سے پہلے قبل از وقت رہا کر دیا تھا۔

جامع مسجد سری رنگاپٹنا میں مدرسہ چلانے کے خلاف درخواست

مرکز اور حکومتِ کرناٹک کو ہائی کورٹ کی نوٹس

بنگلورو: کرناٹک ہائی کورٹ نے مفادِ عامہ کی ایک درخواست پر جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے زیر تحفظ ضلع منڈیا کے سری رنگاپٹنا کی ایک مسجد کے احاطہ میں غیر قانونی طور پر ایک مدرسہ چلایا جا رہا ہے' ریاستی اور مرکزی حکومتوں کو نوٹس جاری کر دی۔ چیف جسٹس پرسنابی ورالے اور جسٹس کرشنا ایس ڈکشٹ پر مشتمل ڈیویژن بنچ نے چہارشنبہ کے روز ابھیشیک گوڑا کی درخواست کی سماعت کی اور مدعی علیہان کو نوٹسیں جاری کر دیں تا کہ وہ اعتراضات داخل کر سکیں اور سماعت ملتوی کر دی۔ درخواست گزار نے الزام لگایا ہے کہ سری رنگاپٹنا کی جامع مسجد کے اندر مدرسہ چلایا جا رہا ہے' جس کی وجہ سے اصل ڈھانچہ کو نقصان پہنچا ہے اور کئی تعمیری ترمیمات کی گئی ہیں' کمپاؤنڈ کو منہدم کر دیا گیا ہے' بیت الخلاء بنائے گئے ہیں۔ قدیم نقش و نگار کو تباہ کر دیا گیا ہے اور وہاں روزانہ پکوان کیا جاتا ہے اور کھایا جاتا ہے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ تمام حرکتیں مکمل طور پر غیر قانونی اور آثارِ قدیمہ کے مقامات' یادگاروں اور باقیات ایکٹ اور قواعد کی دفعہ 7 اور قاعدہ 7 اور 8 کی خلاف ورزی ہیں۔ درخواست گزار نے مزید کہا کہ بجرنگ دل اور وشوا ہندو پریشد کے عہدیداروں نے 2022 میں متعلقہ حکام سے درخواست کی تھی کہ وہ اس ضمن میں اقدامات کریں۔ انہوں نے پولیس میں شکایت بھی درج کرائی تھی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

کیا اب مذہب اور ذات کی بنیاد پر فیصلے ہوں گے

روش کمار

نے آرڈر پڑھتے ہوئے کہا کہ عدالت مانتی ہے کہ رہائی کا حکم دینے کا اختیار حکومت گجرات کو نہیں تھا مہاراشٹرا حکومت کا تھا اس لئے عدالت نے رہائی کے فیصلے کو خارج کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ ملزمین کی آزادی پر پابندی لگانا جائز ہے، انہوں نے آزادی یا رہائی کا حق تب ہی کھو دیا جب مجروم اور خاطی پائے گئے اور جیل ہوئی۔ اگر انہیں رہائی چاہئے تو جیل میں قانون کے دائرہ میں رہ کر اپیل کریں۔ عدالت نے کہا کہ ہم مانتے ہیں کہ قانون کی حکمرانی تسلیم کئے بناء انصاف نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو عدالت کے احکامات مذاق بن کر رہ جائیں گے ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ عدالت کو انصاف کرنا ہے۔ انصاف سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ حکومت گجرات نے سپریم کورٹ کے ایک حکم کا سہارا لیا اور اس معاملہ میں مجرمین کو رہا کر دیا اس حکم کے مطابق رہائی کا اختیار حکومت مہاراشٹرا سے حکومت گجرات کو دیا گیا اس بنیاد پر کہ جرم کا ارتکاب گجرات میں کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں کہا ہیکہ سپریم کورٹ سے 13 مئی 2022 کا وہ آرڈر فراڈ کے ذریعہ حاصل کیا گیا، اس لئے وہ غیر قانونی ہے اور اس لئے رہائی کا حکم خارج کیا جاتا ہے کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ عدالت عظمی نے کہا ہیکہ یہ ایک ''کلاسیک کیس'' ہے۔ جب سپریم کورٹ کے حکم کا استعمال قانون کو توڑنے کیلئے کیا گیا تا کہ مجرمین کی رہائی ہو۔ سپریم کورٹ نے مزید کہا کہ یہ ریاستی حکومت کی جانب سے اپنے اقتدار و اختیارات کا بیجا استعمال ہے اور اقتدار کو ہڑپنے کا معاملہ ہے اس بنیاد پر بھی اس حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہئے۔ آج رام کی مریادا کی ساری سمجھ داؤ پر ہے بی جے پی کی حکومت پر قتل اور عصمت ریزی کے مجرمین کے ساتھ ملکر کام کرنے کا صرف الزام نہیں بلکہ ثبوت پایا گیا ہے۔ عدالت نے حکومت گجرات کے فیصلہ کو رد کر دیا کہا کہ حکومت ان قاتلوں کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ بتائے کہ کسی حکومت پر کب آپ نے سنا کہ عدالت نے کہا ہو کہ وہ قاتلوں اور عصمت ریزی کرنے والوں کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ اب سوال یہ ہیکہ کیا رام کی مریادا کا احترام کہا جائے گا۔ دستوری مریادا کا تو ہم نے ذکر بھی نہیں کیا کیونکہ کروڑہا روپئے جھونک کر لاکھوں کارکن اتار کر درجنوں اینکر اتار کر ملک کو رام مایا بنایا جا رہا ہے تو رام

اپنی درخواست میں کہا تھا کہ یہ ناانصافی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں پرزور انداز میں کہا تھا کہ کیا نئے بھارت میں انصاف مجرم کے مذہب اور ذات دیکھ کر ہوگا؟ ان کا کہنا تھا کہ آخر حکومت گجرات قاتلوں اور زانیوں کو کیوں بچا رہی ہے؟ کیا اس کی مجبوری ہیکہ وہ کسی حد تک جانے کیلئے تیار تھی ان مجرمین کو بچانے کیلئے صرف ان کو رہا ہی نہیں کیا اُن کو بچانے کیلئے اپنی ساری طاقت وتوانائی حکومت گجرات نے جھونک دی۔ گجرات کی حکومت اور مرکزی حکومت نے جھونک دی۔ آخر کیوں؟ کیا بی جے پی کی جو حکومتیں ہیں وہ زانیوں اور قاتلوں کو بچانے والی حکومتیں ہیں؟ کیا وہ یہ پیغام دے رہی ہیں کہ جو لوگ ان کی جیسی سوچ وفکر رکھنے والے ہیں ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں وہ چاہے ریپ کریں یا قتل کریں ان کا بال باکا نہیں ہوگا۔ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی کیا وہ کہہ رہے ہیں کہ خواتین کے ساتھ سنگین جرائم کرنے والوں کو بھی پوری طرح سے حکومت کی طرف سے تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے اگر ایسی بات ہے تو یہ ہمارے ملک کیلئے بہت خطرناک ہے اب بنارس ہندو یونیورسٹی کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے جس میں تین نوجوان جو بی جے پی سے تعلق رکھتے ہیں ان لوگوں نے ایک طالبہ کے ساتھ جو بدتمیزی کی جس سے بدسلوکی کی ابھی وہ بات منظر عام آئی ہے دو ماہ تک پولیس نے ان کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ برج بھوشن سنگھ کا معاملہ ہمارے سامنے ہے تو آخر ہمارے ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ حکومت قانون کی حکمرانی اور انصاف کے تقاضوں سے دور ہٹ رہی ہے۔ کیا ہمارے ملک میں اب منوسمرتی کی بنیاد پر انصاف کا عمل چلے گا جو خاطی اور مجرم ہے اس کا مذہب اور اس کی ذات پات دیکھی جائے گی اور جس کے ساتھ جرم ہوا ہے اس کے مذہب اور اس کی ذات کو دیکھا جائے گا اس کے بعد سزا سنائی جائے گی یہ بہت بڑے اور سنگین سوالات ہیں جن پر لوگوں کو اب سوچنا پڑے گا اب عدالت نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ مہاراشٹرا جا سکتے ہیں اور وہاں بی جے پی حکومت ہے تو وہاں کیا ہوگا؟ یہ بڑے سوالات ہیں جو لوگ بھی اس ملک میں عورتوں کمزوروں کا تحفظ چاہتے ہوا نہیں ان سوالات کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔

بلقیس بانو کیس میں سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ، ایک سبق

پی چدمبرم
(سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

بلقیس بانو کیس جس بدسلوکی کا مظاہرہ کیا گیا اس بارے میں جان کر سن کر اور پڑھ کر رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ ایک مظلوم اور سوگوار ماں غمزدہ بہن اور اپنے ارکان خاندان بشمول ماں کے قتل پر غموں میں گھری بیٹی اور ایسی مظلوم بیوی جس کے ساتھ درندوں نے درندگی کی حد کر دی اور اسے اجتماعی عصمت ریزی کا نشانہ بنایا اسے جو دکھ درد اور تکلیف پہنچی شاید اس کا احساس بلقیس بانو کے سواء اور کوئی بہتر انداز میں نہیں کر سکتا۔ چند سادہ لیکن دل کو چھو لینے والے الفاظ میں اس نے لاکھوں غریب شہریوں کی صورتحال کا خلاصہ کیا جو تعصب و جانبداری کے ساتھ ساتھ امتیازی سلوک کا شکار ہوئے اور جنہیں ناقابل بیان ظلم سے گذرنا پڑا۔ بلقیس بانو نے ان مظلوم شہریوں کی حالت زار کا بڑے ہی سادہ الفاظ میں یوں خلاصہ کیا ''مجھے بلاخوف جینے کا میرا حق واپس دو''

گھناونا جرم: پارٹ 1 یا حصہ اول بلقیس بانو کی کہانی ہے جو کہنے اور سنانے بلکہ بار بار سنانے کی قابل ہے۔ سال 2002 میں ایک ٹرین کی بوگیوں میں آگ بھڑکنے کے بعد گجرات میں فرقہ وارانہ تشدد پھوٹ پڑا اس وقت بلقیس بانو کی عمر 21 سال تھی۔ ایک تین سالہ بیٹی کی ماں تھی اور دوبارہ حمل سے تھیں، بتایا جاتا ہے کہ اس وقت بلقیس بانو 5 ماہ کی حاملہ تھیں۔ تشدد میں اشرار کے ایک ہجوم نے حملہ کر دیا اس حملے میں بلقیس بانو کے سات ارکان خاندان بشمول ان کی 3 سالہ شیر خوار بیٹی جاں بحق ہوگئی۔ شر پسندوں نے صرف اس کے ارکان خاندان کو انتہائی بیدردی سے قتل کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ درندگی کی تمام حدود کو پھلانگتے ہوئے بلقیس بانو کی اجتماعی عصمت ریزی کی۔ یہ اچھا ہوا کہ خوش قسمتی سے وہ مرنے سے بچ گئی اور پھر اپنی دردناک کہانی ساری دنیا کو سنائی۔ بلقیس بانو کے زانیوں اس پر جان لیوا حملہ کرنے والوں اور اس کے ارکان خاندان کے قاتلوں کے خلاف بمبئی کی ایک خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور پھر 21 جنوری 2018 کو اس مقدمہ کا فیصلہ بھی آ گیا جس میں 11 ملزمین خاطی پائے گئے اور پھر خصوصی عدالت نے ان تمام ملزمین کو سزائے عمر قید سنائی، لیکن 15 اگست 2022 کو وزیر اعظم نریندر مودی نے جشن آزادی کے اپنے خطاب میں عوام سے کہا کہ ناری شکتی یا عورت کی قوت و طاقت پر فخر کرے ایک طرف مودی جی بڑے فخر کے ساتھ ناری شکتی کی بات کر رہے تھے تو دوسری طرف اس وقت گجرات کی بی جے پی حکومت نے ان خاطیوں زانیوں اور قاتلوں کی مابقی سزاء معاف کرتے ہوئے انہیں رہا کر دیا۔ ان خاطیوں نے کسی افسوس اور پچھتاوے کا اظہار تک نہیں کیا اور نہ ہی انہیں رات کی تاریکی میں رہا کیا گیا بلکہ دن دھاڑے ان تمام کی رہائی عمل میں آئی۔ ان کا شاندار استقبال کیا گیا، پھولوں کے ہار پہنائے گئے، یعنی گلپوشی کی گئی اور تو اور ان زانیوں اور قاتلوں کو مٹھائیاں بھی کھلائی گئیں۔ الغرض ان کا ایسے والہانہ انداز میں استقبال کیا گیا جیسے ان لوگوں نے ملک وقوم کے لئے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔ حد تو یہ ہیکہ خیر مقدم واستقبال کرنے والوں میں سے بعض نے ان کے پیر بھی چھوئے ان سے عقیدت کا اظہار کیا، ایک نے تو یہ کہہ کر ہلچل مچا دی کہ یہ سنسکاری برہمن ہیں۔

سخت قانونی چارہ جوئی: حصہ دوم عدالتوں کے بارے میں ہے 8 جنوری 2024 کو ایک تاریخی فیصلہ صادر کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے درخواست گذاروں کے موقف کی تائید وحمایت کرتے ہوئے نہ صرف 11 مجرمین کو دی گئی معافی سے متعلق حکومت گجرات کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیا بلکہ تمام رہا شدہ 11 مجرمین کو ہدایت دی کہ وہ اندرون دو ہفتے جیل حکام کے یہاں خود سپردگی اختیار کریں اور مابقی سزا کاٹیں، یہ کالم مجرمین کو حکومت گجرات کی جانب سے دی گئی غیر منصفانہ راحت کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ کالم قانون کی حکمرانی، قانون پر عمل آوری اور حقوق انسانی کے بارے میں اٹھنے والے تمام وسیع تر سوالات کے بارے میں ہے۔

عدالت نے جو کچھ کہا (میں یہاں اس کالم سے متعلق فیصلہ کے حصہ کا حوالہ دیتا ہوں)

☆ ایک خاتون چاہے وہ کتنی ہی اعلیٰ ہو یا ادنی (مطلب امیر ہو یا غریب، تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ) عزت واحترام کی مستحق ہوتی ہے۔ ☆ تحقیقاتی ایجنسی نے یہ کہتے ہوئے کیس کی تحقیقات بند کرنے Closer Report پیش کی تھی کہ ملزمین کا پتہ نہیں چلایا جا سکا اور حیرت کی بات یہ ہیکہ جوڈیشیل مجسٹریٹ نے اس رپورٹ کو قبول بھی کر لیا۔ ☆ عدالت نے کیس کو دوبارہ کھولنے اور تحقیقات سی بی آئی کو تفویض کرنے کی ہدایت دی...... اور عظیم تر ممبئی کی خصوصی عدالت کے جج نے 11 ملزمین کو قصوروار (خاطی) پایا۔ ☆ 4 مئی 2017 کے فیصلہ تک ...... بمبئی ہائی کورٹ نے 11 ملزمین کو خاطی قرار دیئے جانے کو برقرار رکھا۔ ☆ مدعی علیہ نمبر 3۔ (چیلنج کیا گیا) اس کی قبل از وقت رہائی سے متعلق درخواست پر غور نہ کرنے پر گجرات ہائی کورٹ نے مورخہ 17-07-2019 کے حکم کے ذریعہ درخواست گذار کو ریاست مہاراشٹرا سے رجوع کرنے کی ہدایت دی۔ ☆ (31 مئی 2022 کو سپریم کورٹ کے فیصلہ میں) یہاں تک کہ کسی چیلنج کی غیر موجودگی میں گجرات ہائی کورٹ کی جانب سے 17 جولائی 2019 کے حکم کو ایک طرف رکھ دیا گیا اور ریاست کو ہدایت دی گئی۔ ریاست گجرات اپنی پالیسی مورخہ 9 جولائی 1992ء کی مدت میں قبل از وقت رہائی کے لئے درخواست گذار (رادھے شیام شاہ) کی درخواست پر غور کرے گی۔ ریاست گجرات کی جیل اڈوائزری کمیٹی کے ایک اجلاس میں جو 26 مئی 2022 کو منعقد ہوا اور تمام ارکان نے قبل از وقت رہائی کے لئے رائے دی۔ ☆ مورخہ 11 جولائی 2022 کو ایک مکتوب کے ذریعہ وزارت داخلہ نے تمام 11 مجرمین کی قبل از وقت رہائی کے لئے اپنی منظوری سے مطلع یا آگاہ کیا۔ اس سے پہلے سیشن جج گودھرا نے پالیسی مورخہ 09-07-1992ء کا اطلاق کیا اور قبل از وقت رہائی سے متعلق اثبات میں رائے دی۔ ☆ لیکن ایک مکتوب مورخہ 11-07-2022 کے ذریعہ وزارت امور داخلہ نے تمام 11 حاطیوں کی قبل از وقت رہائی کے لئے اپنی منظوری سے آگاہ کیا۔

8 جنوری 2023 کو دیئے گئے اپنے فیصلہ میں سپریم کورٹ نے پایا کہ ان مجرمین کی قبل از وقت رہائی سے متعلق عمل آوری سپریم کورٹ کی جانب سے 13 مئی 2022 کو دیا گیا فیصلہ حقائق کو دبانے، دھوکہ دہی یا فراڈ سے حاصل کیا گیا تھا اور اب وہ فیصلہ بھی کالعدم ہے۔ اس مقدمہ میں سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخی رہا۔ (لائیولا کے مطابق جسٹس بی وی ناگ رتنا اور اجول بھوئیاں پر مشتمل ڈیویژن بنچ نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ گجرات حکومت نے مجرمین کے ساتھ ملی بھگت سے کام کیا اور مزید کہا کہ اسی خدشہ کے باعث اس عدالت کو پہلے مقدمہ کو گجرات سے باہر مہاراشٹرا منتقل کرنا پڑا) اس مقدمہ میں عدالت نے جو ریمارکس کئے ہیں وہ مرکز اور ریاست گجرات دونوں حکومتوں کے خلاف جاتے ہیں۔ عدالت کا یہ بھی کہنا تھا کہ اگر مجرم اپنی سزاء کے نتائج سے بچ سکتے ہیں تو معاشرہ میں امن وامان محض ایک خیال بن کر رہ جائے گا۔

کڑواسچ: حصہ سوم ہندوستانیوں کی تشویش اور فکرمندی ہے۔ بلقیس بانو کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا اس سے یہ سبق ملتے ہیں کہ شہریوں کے وقار، ان کی آزادی، خلوت (پرائیویسی) اور انسانی حقوق کو سزاؤں میں معافی کے ذریعہ پامال کیا گیا لیکن ہمارے ملک اور معاشرہ میں ایسے تدرو بیباک پولیس عہدیدار اور باہمت وحوصلہ مند ججس بھی ہیں جو خاطیوں کو سزا دیں گے۔ ریاست جرائم کے مرتکبین (مجرمین) کے ساتھ ملی بھگت کر سکتی ہے ان کی مدد کر سکتی ہے انہیں وہ آزادی دے سکتی ہے جس کے وہ مستحق نہیں۔ عدالتوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے، ججس غلطی کر سکتے ہیں لیکن عوامی عزم وحوصلہ دوسرے ججس کو غلطیوں کے ازالہ کی طرف راغب کر سکتا ہے۔

شنکر آچاریہ سے نریندر آچاریہ ہار گئے

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

2024ء سے پہلے ہی ہندو ہردیہ سمراٹ نریندر مودی کے اشومیگھ کو شنکر آچاریہ نے نہ صرف روک دیا بلکہ ان کو پران پرتشٹھان یعنی مندر کے افتتاح میں اہم ترین اعزاز سے بھی محروم کر دیا۔ وزیر اعظم ۲۲/ جنوری کو ایودھیا تو جائیں گے مگر وہاں پر ان کی حیثیت ایک علامتی میزبان کی ہوگی۔ اس پوجا پاٹ کی اصل ججمانی رام مندر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری انل مشرا کو سونپ دی گئی ہے۔ اس تقریب کا جب اعلان ہوا تو اس وقت انل مشرا جی کا کہیں کوئی نام ونشان نہیں تھا لیکن اب وہ اچانک مرکزی حیثیت کے حامل ہو گئے آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اور وزیر اعظم کے علامتی ہو جانے کا سبب کیا ہے؟ ان دو سوالات کے کئی جوابات ہیں لیکن سب سے آسان جواب سوامی اوی مکتیشور آنند سرسوتی شنکر اچاریہ کا ہے۔ ان کے مطابق اگر کسی مندر کا افتتاح مذہبی صحائف کے مطابق نہ ہو تو تباہی آتی ہے۔ وہ تو بہت ساری عمومی تباہیوں کا ذکر کرتے ہیں مگر وزیر اعظم کا رام مندر کی مدد سے انتخاب جیتنے کا خواب تو تباہ وتاراج ہو گیا اب انہیں کوئی نیا شوشہ ڈھونڈنا ہوگا۔ رام مندر افتتاح کے غبارے میں میڈیا کے ذریعہ ہوا بھرنے کا کام اب بھی جاری ہے لیکن پھوٹا ہوا غبارہ ہوا بھرنے سے نہیں پھولتا۔ سنگھ پریوار نے بڑی چالاکی سے ۲۲/ تاریخ کو ریلیز ہونے والی 'کل یگ کی رام لیلا' کی کاسٹنگ کی تھی مگر وہ قبل از وقت فلاپ ہو گئی۔ اس تقریب میں سبھی طبقات کی خوشامد کر کے انتخاب جیتنے کا بے مثال منصوبہ تھا۔ یہ اعلان ہوا تھا کہ پران پرتشٹھا کے وقت صرف پانچ افراد گربھ گرہ کے اندر پوجا پاٹ کریں گے اور باقی لوگ باہر تالیاں بجائیں گے۔ اتفاق سے تالی بجانے کی اصطلاح سوامی نشچلا آنند شنکر آچاریہ کی ہے۔ گربھ گرہ کے اندر رہنے والوں میں ایک تو مندر کے پجاری آچاریہ ستیندر داس کا نام تھا۔ وزیر اعظم کی مانند اب ان کا نام بھی ہٹ گیا ہے حالانکہ وہ تو اپنی ڈیوٹی کرنے والے تھے۔ ان کی جگہ رام مندر ٹرسٹ کے صدر نرتیہ داس کا نام آ گیا ہے سوال یہ ہے کہ رامانند فرقہ کے نرموہی اکھاڑے کا صدر مرکزی ججمان کیوں نہیں بن سکا؟ انل مشرا نامی ہومیوپیتھک ڈاکٹر درمیان میں کیوں اور کیسے آ گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ٹرسٹ کے سکریٹری انل مشرا کا تعلق آر ایس ایس سے ہے۔ ٹرسٹ کے سارے دستاویزات پر دستخط کا اختیار صدر کے نہیں سکریٹری کے پاس اس لیے اگر راہل گاندھی یہ کہتے ہیں کہ یہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے ذریعہ منعقد کی جانے والی ایک انتخابی تقریب ہے تو اس میں غلط کیا ہے؟ ابتداء میں آچاریہ نرتیہ گوپال داس کے علاوہ جن پانچ لوگوں کا انتخاب کیا گیا اس میں بھی کمال کی سوشیل انجینئرنگ کا مظاہرہ تھا۔ کہنے کو تو ایک وزیر اعظم، دوسرا وزیر اعلیٰ، تیسری گورنر اور چوتھے سنگھ کے سرسنگھ چالک تھے۔ ان میں موہن بھاگوت کے علاوہ سارے لوگ سرکاری عہدوں کے سبب بلائے گئے تھے لیکن صدر مملکت کو چھوڑ کر سونیا گاندھی کو بلایا گیا تھا۔ آگے چل کر دباؤ کے بعد جب عزت مآب دروپدی مرمو کو بلایا گیا تو انہوں نے بھی ۲۲/ تاریخ کو آنے سے بالواسطہ منع کر دیا اس انتخاب میں ذات پات کے سا ایک خاتون کو شامل کر کے بڑی ہنر مندی کا ثبوت دیا گیا۔ ان میں برہمن بھاگوت، شتریہ یوگی، ویش آنندی اور پسماندہ مودی کو شامل کر کے سبھی طبقات کی خوشامد کی گئی تا کہ وہ سب مل کر بی جے پی کو ووٹ کا آشیرواد دیں۔ نرتیہ گوپال داس کی غیر حاضری پر اعتراض ہوا تو ستیندر داس کی جگہ ان کو لایا گیا لیکن انل مشرا کو مرکزی ججمان بنا کر شنکر آچاریہ کے ذریعہ کیے جانے والے بہت سارے اعتراضات کا حل نکالنے کی کوشش کی گئی اور اسی لیے وزیر اعظم کو ججمانی سے سبکدوش ہونا پڑا۔ سوامی نشچلا آنند شنکر اچاریہ نے وزیر اعظم کے مورتی کو چھونے کی بات کہی تھی۔ اس کا مطلب یہ نکالا گیا کہ وہ کسی پسماندہ کے مورتی کو چھونے سے ناراض ہیں۔ اب یہ کام انل مشرا جیسا برہمن کرے گا۔ دوسرا اعتراض بی جے پی کے سابق وزیر اور رکن پارلیمان سبرامنیم سوامی نے کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ مودی جی اس پران پرتشٹھا میں شرکت کے اہل ہی نہیں ہیں کیونکہ مریادہ پرشوتم رام نے تو اپنی دھرم پتنی سیتا کے لیے پندرہ سال جنگ کی جبکہ مودی جی اپنی اہلیہ کو چھوڑ دینے کے لیے مشہور ہیں۔

انہوں نے یہ بیان بانگ دہل کیمرے کے سامنے دیا تھا۔ ہندو روایت کے مطابق اس طرح کی پوجا پاٹ میں ججمان کو اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے۔ ایسے میں یوگی اور بھاگوت تو بنا شادی شدہ ہونے کے سبب غیر اہل ہو گئے لیکن وزیر اعظم کی بیوی یشودھا بین تو موجود ہیں۔ اس بہانے وہ انہیں بلا سکتے تھے لیکن پھر اپنے ساتھ دہلی لے جانا پڑتا تھا جو شاید ان کو گوارہ نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔ انل مشرا اب اپنی اہلیہ کے ساتھ اس پوجا پاٹ میں شامل ہوں گے۔ وہ تو خیر مشرا جی نے سنگھ میں رہنے کے باوجود برہماچریہ کا پالن (مجرد زندگی گزارنے کا فیصلہ) نہیں کیا ورنہ اس کام کے لیے کسی اور کو ڈھونڈنا پڑتا اور ان کی لاٹری نہیں لگتی۔ اس سے ہندو مذہب کے مطابق سنگھ کا تجرد والا اصول بھی مشکوک ہو جاتا ہے اور مودی جی کا قوم کی خدمت کے لیے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا غلط قرار پاتا ہے۔ اس کے علاوہ شاید مودی جی کو بعد میں پتہ چلا کہ یہ کرم کانڈ ۷/ دنوں تک چلتا ہے اور ہر روز ۸/ گھنٹے پوجا پاٹ کے لیے بیٹھنا پڑتا ہے۔ ایسا کرنا تو مودی جی کے لیے بہت مشکل تھا۔ اس لیے انہوں نے علامتی ججمانی پر اکتفاء کر لیا۔ دراصل جلدی بازی میں گرم نوالہ کھا لینے سے منہ جل جاتا ہے ایسا ہی کچھ ان کے ساتھ ہوا۔ وہ اگر چھلانگ لگانے سے قبل گہرائی کا اندازہ لگا لیتے تو ارادہ بدلنے کی نوبت نہیں آتی۔ رام مندر کی افتتاحی تقریبات میں شرکت سے دو عدد شنکر آچاریہ کے انکار نے بی جے پی کا جتنا بڑا نقصان کیا اس سے زیادہ فائدہ کانگریس کا کر دیا۔ کانگریس کی سونیا گاندھی اور ملک ارجن کھڑگے کو دعوت دے کر بی جے پی نے ایک زبردست چال چلی کیونکہ ہر دو صورت میں اس کا فائدہ تھا۔ وہ لوگ نہیں جاتے تو بی جے پی شور مچاتی کہ کانگریس رام کی دشمن ہے۔ اس کا پرانا نعرہ 'جو نہیں ہمارے رام کا وہ نہیں ہمارے کام کا' پھر سے گونجنے لگتا اور اگر دونوں کانگریسی رہنما چلے جاتے مسلمان بجا طور ناراض ہو جاتے۔ کانگریس کو اس مشکل سے نکالنے کا کام مشیت نے شنکر آچاریہ سے لے لیا۔ اس موقع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کانگریس کے دورِ حکومت میں کسی مندر کا افتتاح ہوتا اور اس کام کے لیے سونیا گاندھی کو منتخب کیا جاتا تو کیا نریندر مودی اپنی پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے اس تقریب میں شریک ہوتے؟ چمپت رائے نے وزیر اعظم کو اس لیے وشنو کا اوتار کہا کیونکہ وہ سربراہِ مملکت ہیں۔ اقتدار کے جاتے ہی اوتار کی کہانی بھی ختم ہو چکی ہوتی۔ اس وقت اگر سونیا گاندھی وزیر اعظم ہوتیں تو کیا انہیں درگا کا اوتار کہا جاتا؟ انہیں اطالوی عیسائی سونیا مائنو کہہ کر تقریب کا بائیکاٹ نہیں کیا جاتا؟ شنکر آچاریہ کی عدم شرکت کا بہانہ بنا کر تقریب کی مخالفت نہیں کی جاتی؟ اس لیے آخر اب سونیا گاندھی کو بلانے کا جواز کیا ہے؟ اس ملک کے سیاستداں اگر ایوانِ پارلیمان کے افتتاح کی تقریب کا بائیکاٹ کر سکتے ہیں تو مندر کا کیوں نہیں؟ وزیر اعظم نریندر مودی چلے تو تھے سونیا گاندھی کو رام مندر کے جال میں پھنسانے مگر خود شنکر آچاریہ کے ہتھے چڑھ گئے۔ ہندی میں اسے کہتے ہیں چوبے جی چھبے بننے نکلے تھے مگر دوبے بن کر لوٹ آئے۔ ایک چھوڑ دو دو جگت گرو شنکر آچاریوں نے ان کو اپنے پنجوں میں جکڑ کر ایسی کھری کھوٹی سنائی کہ ان کے چودہ طبق روشن ہو گئے لیکن کریں تو کریں کیا؟ فی الحال سمراٹ نریندر مودی ہندو رائے دہندگان کو ناراض کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے اس لیے زہر کا گھونٹ پی کر چپ ہو گئے۔ جیوتش پیٹھ کے جگت گرو شنکر آچاریہ سوامی اوی مکتیشور آنند سرسوتی اور پوری کے شنکر آچاریہ سوامی نشچلا نند نے 22 جنوری کو ایودھیا کے مندر میں رام للا کے پران پرتشٹھا کی بابت جو کچھ اور جیسے ممکری کر کے اپنے من کی بات کہی وہ کوئی اور کہتا تو اس کے ساتھ نہ جانے کیا ہو جاتا؟ اس کے گھر اور مٹھ پر اگر بلڈوزر نہ چلتا تو کم از کم ان پر یو اے پی اے تو لگ ہی جاتا لیکن وہ لوگ تو چانکیہ کے بھی استاد نکلے۔ ان لوگوں نے مودی کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر انہیں اس طرح سرِ بازار رسوا کیا کہ اندھے بھگت تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ وزیر اعظم کو شنکر آچاریہ کے ہاتھوں ملنے والی ذلت و رسوائی پر احمد مشتاق کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

خیر بدنام تو پہلے بھی بہت تھے لیکن
تجھ سے ملنا تھا کہ پر لگ گئے رسوائی کو

عمران خان پاکستان کی انتخابی دوڑ سے باہر۔ کاغذات نامزدگی کالعدم قرار

اسلام آباد۔ 18/ جنوری۔ ایم این این۔ این اے 122 سے عمران کے کاغذات نامزدگی تجویز کنندہ کے حلقے سے ووٹر نہ ہونے کی بنیاد پر خارج کیے گئے۔ ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق، پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کے لیے امیدیں ختم کرتے ہوئے، لاہور ہائی کورٹ نے بدھ کو 8 فروری کو ہونے والے عام انتخابات کے لیے ان کے کاغذات نامزدگی مسترد کیے جانے کو برقرار رکھا۔ ہائی کورٹ نے این اے 122 اور این اے 89 سے نااہل سابق وزیر اعظم کے کاغذات نامزدگی کی منظوری کے خلاف ریٹرننگ افسر (آر او) اور اپیلٹ ٹربیونل کے فیصلوں کو برقرار رکھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ عمران کے کاغذات نامزدگی بنیادی طور پر توشہ خانہ کیس میں سزا یافتہ ہونے کی بنیاد پر مسترد کیے گئے تھے، جس میں انہیں تین سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) کی جانب سے دائر کیے گئے مقدمے میں عمران پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے اپنے ٹیکس ڈیکلریشنز میں سرکاری تحائف کی تفصیلات کا ذکر نہیں کیا۔ این اے 122 سے عمران کے کاغذات نامزدگی بھی تجویز کنندہ کے حلقے سے ووٹر نہ ہونے کی بنیاد پر خارج کیے گئے۔ اپیلٹ ٹربیونلز نے متعلقہ ریٹرننگ افسران (آر اوز) کے فیصلوں کو بھی اس مشاہدے کے ساتھ برقرار رکھا تھا کہ سزا اور سزا دو مختلف اصطلاحات ہیں کیونکہ سزا مجرم کے فیصلے سے متعلق ہے اور سزا کا مطلب سزا کے بعد سختی ہے۔ اس سے قبل، لاہور ہائی کورٹ (ایل ایچ سی) نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی جانب سے الیکشن اپیلٹ ٹربیونل کی جانب سے ریٹرننگ افسر (آر او) کی جانب سے ان کے کاغذات نامزدگی مسترد کیے جانے سے متعلق ان کی اپیل خارج کیے جانے کے خلاف دائر کی گئی رٹ درخواست پر فیصلہ محفوظ کر لیا۔ سماعت کے دوران عمران خان کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) کے پاس کسی فرد کو نااہل قرار دینے کا اختیار نہیں ہے۔ ٹریبونلز نے نوٹ کیا تھا کہ سزا کا مطلب مجرم سے منسوب جرم کے حوالے سے عدالت کی طرف سے سنایا گیا مجرمانہ فیصلہ ہے، جب کہ سزا سزا کی مقدار کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے بعد عمران نے لاہور ہائیکورٹ میں دو درخواستیں دائر کی تھیں جس میں ہائی کورٹ سے کہا گیا تھا کہ وہ قومی اسمبلی کے دونوں حلقوں سے درخواست گزار کے کاغذات نامزدگی مسترد کرنے کے آر اوز اور اپیلٹ ٹربیونلز کے فیصلوں کو کالعدم قرار دے۔ گزشتہ سماعت کے دوران عمران کی جانب سے ایڈووکیٹ عزیر بھنڈاری نے دلائل دیتے ہوئے کہا تھا کہ اخلاقی گراوٹ کے الزام میں سزا نااہلی کی تعریف میں نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ درخواست گزار کی سزا کو بدعنوانی یا غیر قانونی اثاثے جمع کرنے کی سزا کے برابر نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ ایک ہندوستانی عدالت نے مالی بدعنوانی کے جرم سے کم اخلاقی پستی کے جرم کو درج کیا۔ تاہم بنچ نے مشاہدہ کیا کہ پاکستان میں اخلاقیات کے معیارات دوسرے خطوں سے مختلف ہیں۔ بھنڈاری نے مزید استدلال کیا کہ آر او کے پاس اخلاقی پستی کی سزا کی بنیاد پر غیر قانونی حکم کو منظور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ دریں اثناء، ای سی پی کے وکیل نے دلیل دی کہ درخواست گزار کی سزا ابھی تک نافذ ہے اور اسے ہائی کورٹ نے بری نہیں کیا ہے۔

چین کے ذریعہ میانمار کے معاملات پر گرفت مضبوط کرنے پر مغرب مخمصے میں

ینگون۔ 18/ جنوری۔ ایم این این۔ میانمار کی صورتحال، جہاں چین نے خود کو ثالث کے طور پر پیش کیا ہے، چین کے محرکات کا جائزہ لینے والی مغربی اقوام کے لیے ایک مرکزی نقطہ بن گیا ہے۔ خدشہ یہ ہے کہ چین نہ صرف علاقائی استحکام کو آگے بڑھانے کے لیے بلکہ اقتصادی فوائد اور اسٹریٹجک پوزیشن کو محفوظ بنانے کے لیے اپنے اثر ورسوخ کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ عالمی برادری میانمار میں رونما ہونے والی پیش رفت اور میانمار میں تنازعہ کو حل کرنے میں چین کے کردار کو قریب سے دیکھ رہی ہے۔ یہاں تک کہ جب کہ چند روز قبل چین کی ثالثی میں جنوبی مغربی چین کے صوبہ یونان کے کنمنگ میں مذاکرات کے اختتام کے بعد جنگ بندی کا اعلان کیا گیا تھا، ملک کے مختلف حصوں میں کشیدگی کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ میانمار کی جنتا کی جانب سے شمالی شان ریاست میں مسلسل فضائی حملوں کے ساتھ حالیہ جنگ بندی کی خلاف ورزی کی خبر سامنے آئی ہے۔ تانگ نیشنل لبریشن آرمی نے جنگ بندی کی خلاف ورزی کی تصدیق کی ہے۔ چین کے لیے، میانمار میں جنتا اور باغی گروپوں کے درمیان امن کی ثالثی شہرت کا معاملہ بن گیا ہے۔ اصل امتحان یہ ہے کہ جنگ بندی برقرار رہتی ہے یا نہیں۔ جنگ بندی کب تک چلے گی؟ اگر کسی گروپ نے جنگ بندی کی خلاف ورزی کی تو کیا ہوگا؟ اس سے قبل جنگ بندی کے معاہدے تیزی سے ٹوٹ چکے ہیں جس میں گزشتہ ماہ کی عارضی ڈیل بھی شامل ہے۔ چین گزشتہ سال سعودی عرب اور ایران کے درمیان ہونے والے معاہدے کے بعد عالمی مذاکرات میں سب سے بڑا اداکار بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ چین کو اس وقت تنقید کا سامنا کرنا پڑا جب اس نے خود کو روس-یوکرین اور اسرائیل-حماس جنگوں میں مغرب کی طرف سے غیر جانبدار ظاہر کیا۔ دونوں تنازعات میں امن کے لیے چین کی کوششوں کے چند واضح نتائج سامنے آئے ہیں۔ تنازعات میں مداخلت نہ کرنے سے لے کر ثالث تک کے اس کے پہلے کے نقطہ نظر میں مکمل تبدیلی نے اس کے پیچھے حقیقی نیت کے بارے میں شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے۔ مارچ 2021 میں واپس آنے کے بعد، چین نے شہریوں کے خلاف تشدد کی مذمت کی، سرمایہ کاری روک دی اور جلاوطن نیشنل لیگ فار ڈیموکریسی کے ارکان کے ساتھ مصروف عمل رہا۔ 2023 میں، یہ حمایت ڈرامائی طور پر بدل گئی کیونکہ اس نے ایک نیا سفارتی طریقہ اپنایا۔ چین نے اپریل 2023 میں اپنے نقطہ نظر میں تبدیلی کے اشارے دینا شروع کیے جب چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) کی یونان کی صوبائی کمیٹی کے سیکرٹری وانگ ننگ نیپیداو پہنچے۔ اس مہینے کے آخر میں سی سی پی کے ایلچی نے سابق جنتا رہنما تھان شوے کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے میانمار کا دورہ کیا جنہوں نے من آنگ ہلینگ کے مقابلے میں چین کے ساتھ قریبی تعلقات کو فروغ دیا تھا۔ ایلچی نے سابق صدر تھین سین سے بھی ملاقات کی تھی۔

इज्तेमाई शादियाँ

गुजिश्ता 20 सालों से ईज्तेमाई शादियों को कामयाब सिलसिला अल-अमीन एज्युकेशन अॅन्ड वेलफेअर सोसायटी कि जानीब से जारी है. इन 20 सालों में 850 ईज्तेमाई व इंफीरादी शादीयाँ अंजाम दे चुके है. इस साल 50 शादीयों के अंजाम देने का ईरादा है जिस मे मुस्लिम समाज के हर तबखे से ताल्लुख रखनेवाले अफराद शामील हो सकते है, शराईत दर्जे जैल है.

शादियों में दिया जानेवाला सामान
- अल्मारी, पलंग, बिस्तर, कुलर के अलावा जहेज का मुकम्मल सामान, कुराने मजिद (तर्जुमा) जायनमाज, रिहाल
- दुल्हे के 2 जोडे और दुल्हन के 2 जोडे दिये जाएँगे.
- दुल्हे वालों के 100 अफराद और दुल्हन वालों के 100 अफराद जुमला 200 अफराद के खाने का इंतेजाम कमिटी की तरफ से रखा जाएगा.

रिशता आपस में खुद तय करें.
- दुल्हे के 6 पासपोर्ट साईज फोटो और एक बडी फोटो देनी होगी.
- दुल्हन के 6 पासपोर्ट साईज फोटो और एक बडी फोटो देनी होगी.
- दुल्हन वालों को 10 हजार रुपये और दुल्हे वालों को 10 हजार रुपये फीस जमा करना होगा.
- उमर का सर्टिफिकेट, टी.सी., एलेक्शन कार्ड, आधार कार्ड अपने ईलाखे के नगरसेवक का पहचानपत्र (ये कागजात जमा करना लाजीम होंगे)

जेरे इंतेजाम : अल-अमीन वेल्फेअर अॅण्ड एज्युकेशन सोसायटी, नांदेड.
जेरे निगरानी : मौलाना मोहम्मद अय्युब कासमी (एम.ए.बी.एड.) जनरल सेक्रेटरी जमियत उलमा-ए-हिंद, जि. नांदेड. मो. 9673429400
ख्वाहिशमंद हजरात दर्जेजैल नंबरात पर राबता खायम करें ।

शेख फारूख सहाब	मौलाना मोईजोद्दीन	हाफीज शेख चाँद	खाजी मोहम्मद रफीक इशाअती	मोहम्मद रय्यान
नांदेड	नांदेड	नांदेड	नांदेड	नांदेड
9860209389	9545571101	7057279765	8087501492	9325757385

तारीख व मुखामे ईज्तेमाई शादियाँ
28 जनवरी 2024 बरोज इतवार
ब-वक्त : सुबह 11:30 बजे
ब-मुखाम : असर्जन बायपास ब्रीज, हस्सापूर, वापी रोड, नांदेड.
SIMAR PRINTERS @ 8329472535

اپنی سوچ کو اچھی رکھیں

اگر آپ کی سوچ خوبصورت ہے۔ اور جانتے ہیں سوچ کب خوبصورت ہوتی ہے۔ سوچ اس وقت خوبصورت ہوتی ہے جب آپ ہر ایک کے لیے اچھا سوچنے لگیں۔ دوسروں کی معمولی غلطیاں اور خامیاں نظر انداز کرنے لگیں۔ مثبت سوچ کے ساتھ اپنے سے وابستہ ہر رشتے کی بنیادی اسپیس کا خیال کرنے لگیں۔ آپ کی ذات سے کسی کو اذیت نہ پہنچ رہی ہو بھلے وہ جسمانی اذیت ہو یا پھر ذہنی۔ تو بس پھر اچھا سوچیے، مثبت رہیے اور اچھا محسوس کیجیے۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی 11
9323793996

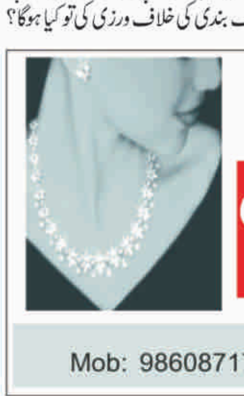
سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

جیو 2024 کیلئے بھارت کا سب سے مضبوط برانڈ۔رپورٹ

نئی دہلی، 18 جنوری۔ ریلائنس انڈسٹریز کی ٹیلی کام اور ڈیجیٹل یونٹ جیو سب سے مضبوط ہندوستانی برانڈ ہے۔ یہ اس معاملے میں لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا (ایل آئی سی) اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) جیسی کمپنیوں سے آگے ہے۔ برانڈ فائنانس کے ذریعہ شائع کردہ تازہ ترین رپورٹ 'گلوبل۔ 500 2024' کے مطابق، جیو برانڈ فائنانس کی 2023 کی درجہ بندی میں ہندوستان کا سب سے مضبوط برانڈ رہا تھا۔ اس سال کی درجہ بندی میں جیو کو وی چیٹ، ڈیلیوٹ، گوگل، یو ٹیوب، کوکا کولا اور نیٹ فلکس کی قیادت میں فہرست میں 9.88 کے برانڈ مضبوطی انڈیکس کے ساتھ دنیا کے مضبوط ترین برانڈز میں 17 ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ ایل آئی سی کو فہرست میں 23 ویں مقام پر رکھا گیا ہے، اس کے بعد ایس بی آئی کو 24 ویں مقام پر رکھا گیا ہے۔ یہ ای وائی اور انسٹاگرام جیسے برانڈز سے آگے ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے، "نسبتاً نیا جیو ٹیلی کام سیکٹر میں سب سے مضبوط برانڈ کے طور پر ابھرا ہے۔" اس کا برانڈ سٹرینتھ انڈیکس اسکور 0.89 اور اسی کے مطابق اے اے اے برانڈ ریٹنگ بھی ہے، جس کی برانڈ ویلیو میں نمایاں 14 فیصد اضافہ ہوکر 6.1 بلین ڈالر ہوگیا ہے۔

ٹاؤن ہال ارریہ میں صحافیوں کی اعزاز پر اسپیشل نشست کا انعقاد

دانشوران نے یُوا شکتی سنگٹھن کی اِس انوکھی وتاریخی قدم کو اچھی شروعات بتا کر حوصلہ افزائی کی

ارریہ (اسرار عادل عالیاوی) 18 جنوری/ ٹاؤن ہال ارریہ میں صحافیوں کی عزت وتکریم اور اعزاز پر گزشتہ روز دوپہر دو بجے یوا شکتی سنگٹھن کی جانب سے خصوصی تقریب کا بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ آر جے ڈی یوا کے میڈیا پربھاری اور یوا شکتی سنگٹھن کے صدر جناب محتشم اختر صاحب اس پروگرام کے کنوینر رہے۔ اِس موقع پر پروگرام میں جرنلسٹ پرویز عالم، عبدالغنی، جسیم الدین، سابق ایم پی جناب سرفراز عالم وغیرہم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحافت کو جمہوریت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے اس شعبہ سے جڑے احباب سیاسی، سماجی، مذہبی اور عوامی مسائل کو برسر اقتدار حکومت اور عوام کے سامنے لانے کا کام کرتے ہیں۔ سیاسی، غیر سیاسی، مذہبی اور دیگر تنظیموں کے مطالبات و بیانات کو روبہ عمل لانے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں لیکن یہ نہایت افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اس شعبہ سے جڑے احباب کے مسائل کو کوئی سنجیدگی سے نہیں لیتا اور نہ ہی حکومت اس شعبہ سے جڑے احباب کی خاطر خواہ ضرورتوں کو پورا کرنے کا کام کرتی ہے۔ لیکن وہیں پر صحافیوں کی ہمت افزائی نہ کرنا، ان کے کام کی ستائش نہ کرنا، ان کی رہبری نہ کرنا صحافت کو نقصان پہنچ رہا ہے لہذا ہم میں سے ہر شخص کو خصوصاً سہولیات پر زور دینا چاہیے۔ ارریہ ضلع کے پرنٹ میڈیا و الیکٹرانک میڈیا سے جڑے تمام جرنلسٹ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ تین درجن سے زائد پترکاروں وصحافیوں کو سمانت کیا بھی کیا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ مشاعرہ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں خصوصی طور پر تبریز ہاشمی، ایم اے سونو، کستوری سرکار ویسٹ بنگال، علاء الدین خان۔ وغیرہم نے اچھی پردرشن کی۔ اس پروگرام میں جناب محتشم اختر، جناب شفیع الہدیٰ، جناب شاداب عالم، جناب شیو نارائن یادو سمیت ضلع کے بڑے بڑے سیاسی لیڈران و دانشوران کی ایک کثیر تعداد موجود رہے۔

جمعیۃ علماء ضلع وشہر اورنگ آباد کی زون وائز یونٹوں کے عہدیداران کی میٹنگ

ضلع اورنگ آباد میں دینی تعلیمی بیداری مہم کی سرگرموں کا آغاز

اورنگ آباد ۔ ۱۸ر جنوری (پریس ریلیز) عام مسلمانوں کے بچوں کے اندر دینی تعلیم وتربیت کا شوق پیدا کرنے، اپنی نسلوں کو ارتداد سے بچانے، والدین کے اندر احساس ذمہ داری ادا کرنے، مکاتب کے نظام کو منظم کرنے، مکاتب دینیہ سے محلے کے بچوں کو جوڑنے ودیگر اہم مقاصد کے پیش نظر جمعیۃ علماء ہند کے حکم پر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت کے مطابق صوبے بھر میں یکم رجب المرجب سے ۳۰ر رجب المرجب مطابق ۱۳ر جنوری سے ۱۱ر فروری تک چلنے والی دینی تعلیمی بیداری مہم کامیاب طریقے پر جاری ہے۔ اسی بابت گذشتہ کل جمعیۃ علماء ضلع وشہر اورنگ آباد کی وزون یونٹوں کے ذمہ داران و اراکین کی میٹنگ مولانا عبدالشکور صاحب جامعی (جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ جس کا آغاز مفتی محمد ساجد اشرفی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس میں تمام شرکاء کے اتفاق رائے سے دینی تعلیمی بیداری مہم کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں غور وفکر کرکے اور کام کرنے کی کی ترتیب بنائی گئی۔ میٹنگ میں مندرجہ ذیل امور طے پائے۔ (۱) دینی تعلیمی بیداری مہم کو کامیاب بنانے کے لئے چھوٹے بڑے اجلاس کی تاریخ، مقام، وقت طے کیا گیا۔ (۲) سروے کے لئے تمام ذمہ داران میں ضلع تعلقہ وشہر و زون وائز کمیٹیوں کے علاقے تقسیم کئے گئے۔ (۳) فعال ومتحرک احباب کی ٹیم بنائی گئی۔ (۴) اگلی میٹنگ کے لئے تاریخ، وقت اور مقام طے کیا گیا۔ اس میٹنگ میں مولانا معزالدین فاروقی ندوی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) جناب عبدالرؤف صاحب انجینئر صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) مفتی لقمان صاحب قاسمی، مفتی عقیل الرحمن صاحب اشرفی، مفتی ندیم صاحب اشاعتی، جناب نور الحمید قریشی صاحب، جناب اسحاق میاں بھائی، قاری بشیر ندوی صاحب، مولانا مشتاق صاحب، جناب صالح چاؤس صاحب، جناب فاروق صاحب، جناب شیخ اکرم صاحب ودیگر اراکین شریک تھے۔

منقبت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ

پیکرِ جود و سخا خواجہ معین الدین ہیں
یعنی سر تا پا عطا خواجہ معین الدین ہیں
لختِ قلبِ مرتضٰی خواجہ معین الدّین ہیں
نورِ چشمِ فاطمہ خواجہ معین الدین ہیں
آلِ شاہِ کربلا خواجہ معین الدین ہیں
دلبرِ غوث الوریٰ خواجہ معین الدین ہیں
کفر کی تاریکیاں جس نے مٹا دیں ہند سے
دین کی ایسی ضیا خواجہ معین الدین ہیں
سوچتے کیا ہو بڑھو اور ان کا دامن تھام لو
دینِ حق کے پیشوا خواجہ معین الدین ہیں
ان کے در سے کوئی بھی مایوس لوٹا ہی نہیں
سب کو خوش کرتے سدا خواجہ معین الدین ہیں
مرحبا صد مرحبا اس ملک ہندوستان میں
مصطفٰی کا معجزہ خواجہ معین الدین ہیں
اور کسی کے در پہ جاؤں کس لیے "زاہد رضا"
مرے تو حاجت روا خواجہ معین الدین ہیں

محمد زاھد رضا بنارسی
دارالعلوم حبیبیہ رضویہ گوپی گنج
بھدوہی۔ یوپی۔ بھارت

عرس شریف حضرت سید سکندر شاہ ولیؒ وجلسہ فیضان اولیاءؒ

حیدرآباد (راست) عرس شریف درگاہ حضرت سید سکندر شاہ ولیؒ، کوٹلہ عالیجاہ، چمیلی کا منڈوا کا آغاز 26 جنوری بروز جمعہ کو بعد نماز عشاء جلسہ فیضان اولیاءؒ سے ہورہا ہے۔ جلسہ سے ڈاکٹر سید رضوان پاشاہ قادری (صدر قران اکیڈیمی)، مولانا سید شاہ کلیم اللہ حسینی بندہ نوازی (نبیرہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ) اور مولانا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم) خطاب کریں گے۔ 27 جنوری بروز ہفتہ بعد مغرب محفل سماع منعقد ہوگی اور عشاء کے بعد جلوس صندل برآمد ہوگا۔ 28 جنوری بروز اتوار بعد مغرب محفل چراغاں اور 29 جنوری بعد مغرب محفل قل وختم قرآن منعقد ہوگا۔ عامتہ المسلمین سے شرکت کی گذارش کی گئی ہے۔

جوڑوں کا درد وجع المفاصل کی مجرب دوا کی مفت تقسیم

حیدرآباد (راست) بہ مسرت ولادت مولود کعبہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ 12 رجب المرجب 24 جنوری 2024 بروز چہارشنبہ بعد نماز مغرب، دواخانہ غوثیہ متصل مسجد شام بیگ کومٹ واڑی دبیر پورہ حیدرآباد میں حافظ حکیم میر صادق علی قادری کی نگرانی میں دوا مفت تقسیم کی جائے گی۔ ضرورتمند حضرات 22 جنوری تک اپنے نام مطب پر درج کروائیں۔ مزید تفصیلات کیلئے فون نمبر : 040-24416805، 9949382546 پر رابطہ کریں۔

تنظیم اصلاح معاشرہ کا تربیتی اجتماع ومحفل ذکر

حیدرآباد (راست) عبدالصمد عمر کی اطلاع کے بموجب بروز اتوار ہفتہ وار تربیتی تنظیمی اجتماع تنظیم اصلاح معاشرہ وازالہ منکرات (ہمہ مسالکی)، اصلاح معاشرہ لائبریری، متصل قطب شاہی مسجد قلعہ گولکنڈہ میں 12 بجے دن منعقد ہے۔ مولانا عبدالرزاق ودیگر ذمہ داران خطاب کریں گے۔ بعد نماز ظہر ذکر جہری منعقد ہوگا۔ عامتہ المسلمین سے شرکت کی گذارش ہے۔

محفل درود شریف وحلقہ ذکر

حیدرآباد (راست) خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ منڈی میر عالم اندرون کمان ایلچی بیگ میں بروز بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے دن تا ایک بجے ہفتہ واری محفل درود شریف وحلقہ ذکر منعقد ہے۔ مولانا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم) حلقہ ذکر کروائیں گے۔ عامتہ المسلمین سے شرکت کی خواہش کی گئی ہے۔

معروف بین الاقوامی شاعر منور رانا

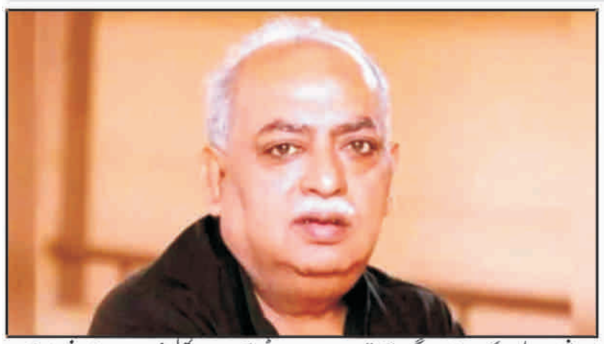

محمد ھاشم القاسمی
(خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)
موبائل فون:=9933598528

اردو کے معروف بین الاقوامی شاعر و ادیب منور رانا کا 14 جنوری 2024 اتوار کی رات لکھنؤ کے ایس جی پی جی آئی اسپتال میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔ وہ 71 سال کے تھے۔ منور رانا گزشتہ کئی ماہ سے علیل چل رہے تھے اور ایس جی پی جی آئی اسپتال میں زیر علاج تھے۔ وہ کینسر، گردے اور دل کی بیماریوں میں مبتلا تھے۔ منور رانا کا اصل نام سید منور علی ہے۔ وہ 26 نومبر، 1952 کو اتر پردیش کے مردم خیز خطے رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام سید منور علی اور والدہ کا نام عائشہ خاتون ہے۔ منور رانا کی ابتدائی تعلیم شعیب ودھیالیہ اور گورنمنٹ انٹر کالج، رائے بریلی میں ہوئی۔ آگے کی تعلیم کے لیے منور رانا لکھنؤ چلے آئے جہاں ان کا داخلہ سینٹ جانس ہائی اسکول میں ہوا۔ لکھنؤ میں قیام کے دوران انھوں نے وہاں کے روایتی ماحول سے اپنی زبان وبیان کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اس کے بعد ان کے والد نے، جو روزگار کے پیش نظر کلکتہ منتقل ہوگئے تھے، انھیں 1978 میں کلکتہ بلا لیا، جہاں انھوں نے محمد جان ہائر سکنڈری اسکول سے ہائر سکنڈری کی تعلیم مکمل کی اور گریجویشن کی ڈگری کلکتہ کے ہی امیش چندرا کالج سے حاصل کی۔ منور رانا کی ادبی شخصیت کو پروان چڑھانے میں ان کے ادب نواز دادا سید صادق علی کا گہرا اثر رہا جو ان سے عہد طفلی میں دوسروں کی غزلیں یاد کرواتے اور باقاعدہ پڑھوایا کرتے تھے تاکہ اردو ادب میں ان کی دلچسپی استوار کیا جاسکے، جس نے آگے چل کر حقیقت کا روپ دھار لیا۔ شاید اسی ریاضت کا نتیجہ تھا کہ منور رانا کو ہزار ہا اشعار مختلف شعراء کے ازبر یاد تھیں۔ زمانہ طالب علمی ہی سے شاعری کرنے والے۔ منور رانا نے کچھ افسانے اور منی کہانیاں بھی لکھیں جو کئی مقامی اخباروں میں شائع ہوتی رہیں۔ اس طرح میدان شعروسخن کے ابتدائی دنوں میں وہ پروفیسر اعزاز افضل کے حلقۂ تلمیذ میں شامل ہوگئے اور ان سے اکتساب فیض کیا اور اپنی عمر کے سولہویں سال میں پہلی نظم کہی جو محمد جان ہائر سیکنڈری اسکول کے مجلہ میں چھپی لیکن بحیثیت شاعر ان کی پہلی تخلیق 1972 میں منور علی آتش کے نام سے کلکتہ کے ایک معیاری رسالہ ماہنامہ "شہود" میں شائع ہوئی۔ آگے چل کر منور رانا نے نازش پرتاپ گڑھی اور راز الہٰ آبادی کے مشوروں سے اپنا تخلص بدلا اور "منور علی شاداں" بن کر غزلیں کہنے لگے۔ بعد ازاں انھوں نے جب والی آسی سے شرف تلمذ حاصل کیا تو ان کے مشورے سے 1977 میں ایک مرتبہ پھر اپنا تخلص بدل دیا اور "منور رانا" بن گئے۔ اس طرح سید منور علی کو منور علی آتش سے منور علی شاداں اور پھر منور رانا بننے تک پورے 9 سال کا عرصہ لگ گیا۔ اس مدت میں انھوں نے مشق سخن جاری رکھی اور اپنی فکر کی پرواز کو اوج کمال تک پہنچایا۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ آغاز 1979 میں شائع ہوا۔ منور رانا ایک اچھے نثر نگار بھی تھے۔ بہت سے لوگوں کو ان کی شاعری کے مقابلے میں ان کی نثر زیادہ پسند ہے۔

منور رانا کی شاعری کا امتیاز یہ ہے کہ وہ جس موضوع کو اپنے اشعار کے سانچے میں ڈھالتے ہیں اسے بڑی دلیری اور برجستگی سے پیش کرتے ہیں۔ وہ اظہار خیال کے لیے اپنی غزلوں کے الفاظ و بیان میں ملمع سازی سے کام نہیں لیتے بلکہ اپنی زندگی کے تجربات، حادثات اور عصر حاضر کے مشاہدات کو نہایت سلیقے اور جرأت مندی سے قارئین وسامعین تک اپنے اشعار کے ذریعے پیش کرتے تھے۔ شاید یہی خصوصیت ان کی کامیاب شاعری کی ضامن تھی۔

اپنے عہد کے ایک مقبول ناظم مشاعرہ جناب انور جلالپوری نے اپنی کتاب "روشنائی کے سفیر" میں رقمطراز ہیں "منور رانا نے اپنی ادبی حیثیت خود بنائی۔ خدا نے ان کے علمی شعور میں ایسی صفت بخش دی جو خس وخاشاک کو زعفران اور سوکھی ہوئی لکڑی کو عود کے مد مقابل ٹھہرا دے۔" منور رانا کے دوست اور لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے سابق استاد پروفیسر عصمت ملیح آبادی ان کی نثر کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ منور رانا کی نثر میں ادبیت ہے مگر شاعری میں نہیں۔ منور رانا اور عصمت ملیح آبادی دونوں لکھنؤ کے استاد شاعر والی آسی کے شاگرد رہے ہیں۔

ان کے انتقال پر مختلف شخصیات کی جانب سے اظہارِ تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔ دہلی اردو اکادمی کے سابق وائس چیئرمین اور جامعہ ملیہ اسلامیہ میں شعبہ اردو کے سابق صدر پروفیسر خالد محمود نے ان سے اپنے ذاتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ان کے انتقال سے انہیں دھچکہ لگا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مشاعرے میں منور رانا کی شرکت مشاعروں کی کامیابی کی ضمانت تھی۔ ان کا ایک مخصوص لب ولہجہ، مخصوص لفظیات تھیں، ان کی سوچ منفرد تھی اور پورا عہد ان کی نگاہوں میں تھا۔ وہ ہم عصر مسائل کو اپنی شاعری کا موضوع بناتے تھے۔ خالد محمود نے ماں' پر لکھے گئے منور رانا کے اشعار کی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بعد بہت سے شعرا نے ماں پر اشعار کہے۔ ماں پر ان کے اشعار ان کی شخصیت کی شناخت بن گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ منور رانا کو مشاعروں میں مقبولیت تو خوب ملی لیکن ان کی کوئی ادبی حیثیت قائم نہیں ہوسکی۔ البتہ اگر ان کی نثر پر کام ہوا تو اس سے انہیں ایک ادبی حیثیت ضرور حاصل ہوگی"۔

عہد حاضر کے معروف ناظم مشاعرہ اور صحافی معین شاداب کے مطابق منور رانا نے غزل کو معصومیت اور تقدس عطا کیا اور وہ صنف نازک جس سے غزل صدیوں سے مکالمہ کرتی آرہی ہے، اسے انھوں نے صرف محبوبہ ہی نہیں بلکہ ماں، بیٹی، بہن اور بہو کے طور پر بھی شناخت بخشی"۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ "منور رانا کے انتقال سے دکھ پہنچا ہے۔ اردو شاعری کے لیے ان کی زبردست خدمات ہیں۔ وہ ان کے اہلِ خانہ سے تعزیت کرتے ہیں"۔

کانگریس پارٹی نے ان کے انتقال کو ایک عہد کے خاتمے سے تعبیر کیا۔ پارٹی کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ میں رنج وغم کے اظہار کے ساتھ ان کے حق میں دعا کی گئی ہے۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے انہی کا ایک شعر سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا کہ "تو اب اس گاؤں سے رشتہ ہمارا ختم ہوتا ہے، پھر آنکھیں کھول لی جائیں کہ سپنا ختم ہوتا ہے"۔

شاعری کے علاوہ ان کی نثر میں بھی جان اور نیا پن ہے۔ ان کی شاعری کے دیوانے ان کی نثری کتابوں کو بھی سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ انہوں نے خوبصورت نثر، دلکش اسلوب اور حسین انداز میں جو بزرگوں کے مرقعے کھینچے وہ لاجواب ہیں۔ منور رانا کے اردو شعری مجموعے: نیم کا پھول (1993)، کہو ظل الٰہی سے (2000)، منور رانا کی سو غزلیں (2000)، گھر اکیلا ہوگا (2000)، ماں (2005)، جنگلی پھول (2008)، نئے موسم کے پھول (2009)، مہاجر نامہ (2010)، کترن میرے خوابوں کی (2010) ہندی شعری مجموعے: غزل گاؤں (1981)، پیپل چھاؤں (1982)، مور پاؤں (1987)، سب اس کے لیے (1989)، نیم کے پھول (1991)، بدن سرائے (1992)، گھر اکیلا ہوگا (2000)، ماں (2005)، پھر کبیر (2007)، شہدابہ (2012)، سخن سرائے (2012)۔ منور رانا کے نثری تصانیف: بغیر نقشے کا مکان (2000)، سفید جنگلی کبوتر (2005)، چہرے یاد رہتے ہیں (2008)، ڈھلان سے اترتے ہوئے، پھنک تال، شامل ہیں۔ ان کے ہندی شعری مجموعوں میں غزل گاؤں (1981ء)، پیپل چھاؤں (1984ء)، مور پاؤں (1987ء)، سب اس کے لیے (1989ء)، نیم کے پھول (1991ء)، بدن سرائی (1996ء)، پھر کبیر (2007ء)، شادابہ (2012ء) اور سخن سرائی (2012ء) چھپ کر لوگوں میں مقبولیت حاصل کرچکے ہیں۔ منور رانا کو حاصل ہونے والے اعزازات وایوارڈ: ساہتیہ اکادمی ایوارڈ جسے واپس کردیا تھا اس کے بعد کوئی ایوارڈ قبول نہیں کیا۔ اس سے قبل رئیس امروہوی ایوارڈ، رائے بریلی، بھارتی پریشد پریاگ ایوارڈ الہٰ آباد، مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی ایوارڈ، سرسوتی سماج ایوارڈ، بزم سخن ایوارڈ، میر تقی میر ایوارڈ، شہود عالم آفاقی ایوارڈ، غالب ایوارڈ، الہٰ آباد پریس کلب ایوارڈ، کویتا کا کبیر سمان واپادھی، امیر خسرو ایوارڈ، جنگ ایوارڈ کراچی، ڈاکٹر ذاکر حسین ایوارڈ، سلیم جعفری ایوارڈ، مولانا ابوالحسن ندوی ایوارڈ، استاد بسم اللہ خاں ایوارڈ، کبیر ایوارڈ، حضرت الماس شاہ ایوارڈ، ایکتا ایوارڈ، میر ایوارڈ۔ عالمی شہرت یافتہ شاعر منور رانا کی 15 جنوری بعد نماز ظہر تدفین عمل میں آئی۔ ان کی وصیت کے مطابق، انہیں لکھنؤ کے عیش باغ قبرستان میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ ندوۃ العلما میں ادا کی گئی جو مولانا جعفر حسنی نے پڑھائی۔ پسماندگان میں بیوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں، ان کے علاوہ لاکھوں اردو شعروادب کے شیدائی۔

مدھو ڈنڈوتے کامیاب وزیر ریلوے اور سیکولرازم کے علمبردار

رام چندر گوھا

ہندوستانی سوشلسٹ روایت اب دم توڑ چکی ہے۔ با الفاظ دیگر ایک طرح سے وہ اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے لیکن ایک ایسا بھی دور اور وقت تھا جب سوشلسٹ روایت کا ہمارے ملک کی سیاست اور ہمارے سماج پر گہرا اثر ہوا کرتا تھا۔ اب حال یہ ہے کہ اب اس کے ماضی کے جوش اور سرگرمیوں کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کانگریس کمیونسٹوں علاقائی جماعتوں اور امبیڈکر کو ماننے اور ان کے اصولوں کو بڑی سختی سے اپنائے ہوئے لوگوں) خاص طور پر حالیہ برسوں میں) جن سنگھ اور بی جے پی میں ایسے بے شمار مورخین اور اپنے خطابات کے ذریعہ عوام میں جوش و ولولہ پیدا کرنے والے بہت سارے قائدین ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے متعلقہ نظریاتی حسب نسب اور تحریر کردہ سوانح عمریوں کا پتہ چلایا ہے اور کبھی کبھی اپنے بڑے رہنماؤں کی سوانح عمری کو منظر عام پر لایا ہے لیکن ہندوستانی سوشلسٹوں نے ایسا زیادہ کچھ نہیں کیا۔ ویسے بھی اکثر ہندوستانی مورخین نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ سوشلسٹوں کو یاد رکھنے یا یاد کرنے کے لیے یہ ایک اچھا وقت ہے۔ اس لیے نہیں کہ ان میں ایک کی صد سالہ پیدائشی تقاریب جاریہ ماہ کے اواخر میں آرہی ہے، اس شخصیت کا شمار سوشلسٹوں کے بہترین نمائندوں میں ہوتا ہے اور وہ ہیں مدھو ڈنڈوتے، ان کی پیدائش 21 جنوری 1923ء کو ہوئی، ایک طالب علم کی حیثیت سے ممبئی میں مدھو ڈنڈوتے کانگریس سوشلسٹ پارٹی (CSP) کے نظریات و اصولوں سے کافی متاثر ہوئے۔ خاص طور پر سی ایس پی کے کرشماتی لیڈروں جیسے جے پرکاش نارائن، رام منوہر لوہیا اور یوسف مہر علی سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ سی ایس پی کا خیال تھا کہ مرکزی دھارے کی کانگریس بھی معاشی انصاف اور خواتین کے حقوق سے متعلق سوال پر قدامت پسند تھی۔ ساتھ ہی اس (CSP) نے خود کو کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا سے بھی دور رکھا جو سوویٹ یونین کے نظریات سے چمٹی ہوئی تھی۔ سوشلسٹ/ کمیونسٹ کے درمیان اختلافات اس وقت پوری طرح منظر عام پر آئے جب 1942ء میں ہندوستان چھوڑو تحریک شروع ہوئی اس دوران سوشلسٹ/کمیونسٹ کافی تقسیم نظر آئے۔ سوشلسٹوں نے ہندوستان چھوڑو تحریک کی تائید وحمایت کی جبکہ کمیونسٹوں نے اس تحریک کی مخالفت کی۔ نظریاتی طور پر بات کی جائے تو سوشلسٹ تین چیزوں میں کمیونسٹوں سے بالکل مختلف تھے۔ سب سے پہلے یہ کہ کمیونسٹ اسٹالن اور روس سے اس قدر متاثر تھے کہ ان کے بارے میں یہ کہا جانے لگا تھا کہ یہ تو روس اور اسٹالن کی پوجا کرتے ہیں جبکہ سوشلسٹ بجا طور پر اسٹالن کو ایک آمر اور روس کو آمریت کے طور پر دیکھتے تھے۔ دوسری چیز یہ تھی کہ کمیونسٹوں نے تشدد کے کردار کو اہمیت دی اور اسے بلند کیا۔ ان کے برعکس سوشلسٹوں نے سیاسی تنازعات کے حل میں عدم تشدد کو ترجیح دی۔ تیسری اہم چیز یہ تھی کہ کمیونسٹ معاشی اور سیاسی طاقت کی آمریت پر یقین رکھتے تھے جبکہ سوشلسٹ اقتصادی اور سیاسی دونوں شعبوں میں غیر مرکوزیت کی وکالت کیا کرتے تھے۔ دونوں کے درمیان ایک اور اہم فرق یہ تھا کہ سوشلسٹ خود کو کمیونسٹوں سے الگ کرتے ہوئے مہاتما گاندھی سے متاثر تھے۔ جیسا کہ مدھو ڈنڈوتے نے اپنی کتاب Marx and Gandhi (مارکس اور گاندھی) میں تحریر کیا ہے کہ گاندھی جی نے پرتشدد طریقوں کی جو مخالفت کی اور عدم تشدد کی وکالت کی وہ انسانی زندگی کے احترام اور اس کے وقار پر مبنی تھی۔ سسٹم یا نظام کی خامیوں اور حماقتوں کے لیے ان افراد کو جو سسٹم کے اعضاء کے طور پر کام کرتے ہیں ان کو سزا نہیں دی جانی چاہئے یا انہیں تباہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس بات پر گاندھی کا اصرار تھا۔ گاندھی نے تجربہ سے یہ سیکھا تھا کہ پرتشدد انقلابات میں عوام کے وسیع تر طبقات کی حقیقی شمولیت نہیں ہوتی بلکہ ایک چھوٹی سی تعداد یا ایک اقلیت انقلاب میں حصہ لیتی ہے اور ان دیکھی اقلیت (مٹھی بھر لوگ) جو اقتدار پر فائز ہوتی ہے وہ عوام کے نام پر آمریت یا ڈکٹیٹرشپ قائم کرتی ہے۔ اس کتاب میں ڈنڈوتے نے گاندھی جی پر مزید تبصرہ کیا اور کہا کہ گاندھی کا معاشی اور سیاسی نقطہ نظر ایک حقیقی عدم تشدد پر مبنی جمہوری معاشرہ کی شروعات سے متعلق ان کی خواہش پر پروان چڑھا جس میں ظلم و جبر کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اس معاملہ میں کمیونسٹوں کا کچھ اور نظریہ وخیال تھا۔ بہرحال آزادی کے بعد کانگریس سوشلسٹوں نے بنیادی کانگریس کو خیر باد کہتے ہوئے اپنی ایک نئی پارٹی شروع کی اس کے بعد کے دہوں میں ان کے درمیان اختلافات آئے اور اتحاد بھی ہوا۔ یہاں ایک بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ اقتدار میں ہو یا اقتدار سے باہر، منقسم ہو یا متحد، مرکز میں ہوں یا ریاستوں میں سوشلسٹوں نے ہر مقام پر اور ہر وقت اہم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر 1960 اور 1970 کی دہائیوں میں سیاسی مباحث کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ رام منوہر لوہیا اور جے پرکاش نارائن جیسے سوشلسٹ لیڈر سارے ملک میں جانے جاتے تھے اور ملک بھر میں ان کی تعریف و ستائش کی جاتی تھی۔ سوشلسٹوں کی پارٹی کی نمایاں خصوصیات میں صنفی مساوات کے تئیں ان کا مضبوط موقف تھا۔ درحقیقت کانگریس، جن سنگھ اور یہاں تک کہ کمیونسٹوں کے مقابل میں سوشلسٹوں میں بے شمار ممتاز خاتون رہنما تیار ہوئیں ان میں کملا دیوی چٹوپادھیائے، مرنال گور اور خود مدھو ڈنڈوتے کی اہلیہ پرمیلا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو بتادوں کہ سوشلسٹ ثقافتی میدان خاص طور پر تھیٹر اور موسیقی میں، شہری حقوق اور ماحولیاتی تحریکوں میں بہت سرگرم تھے۔ اپنے ہیرو جے پرکاش نارائن کی طرح مدھو ڈنڈوتے اخلاقی اور جسمانی لحاظ سے غیر معمولی نرم وحوصلہ وہمت کے مالک تھے۔ لوہیا کی طرح وہ بھی ایک اسکالر تھے۔ این جی گورے، ایس ایم جوشی اور سانے گروجی کی طرح مہاراشٹرا کے تئیں اپنی محبت کو ہندوستان کے تئیں اپنی محبت سے ملایا۔ جہاں تک مدھو ڈنڈوتے کا سوال ہے سوشلسٹ رہنماؤں میں ڈنڈوتے نمایاں ہیں۔ ان قائدین میں ڈنڈوتے کے نمایاں ہونے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے لاکھوں ہندوستانیوں کی زندگیوں کو بہتر سے بہتر بنانے میں غیر معمولی مدد کرکے ایک پائیدار عملی میراث چھوڑی ہے۔ انہوں نے پہلی جنتا حکومت میں مرکزی وزیر ریلوے کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمات انجام دیں اور عام ہندوستانیوں کا فائدہ کیا۔ دو سال کی مختصر میعاد میں مدھو ڈنڈوتے نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور خود ان پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے ریاست اور ریلوے یونینوں کے درمیان اتحاد کو بحال کیا جو 1974ء کی ہڑتال اور اندرا گاندھی کی حکومت کے دباؤ میں ختم ہوگیا تھا۔ ان کے دور میں ہی کمپیوٹرائزمشین کا عمل شروع ہوا اور شائد سب سے نمایاں طور پر دوسرے درجہ کے سیکشن کی پاسنجر ٹرینس کو مسافرین کے لیے آرام دہ بنانے کے لیے بھی اختراعی اقدامات کئے۔ ان کے ان اختراعی اقدامات کے نتیجہ میں اربوں ریلوے مسافرین کو دوران سفر کافی راحت نصیب ہوئی۔ اس قسم کی محفوظ اور آرام دہ سیٹس کے ساتھ پہلی ٹرین کو 26 ڈسمبر 1977ء میں سبز جھنڈی دکھائی گئی۔ یہ ٹرین ممبئی اور کلکتہ کے درمیان چلائی گئی۔ ریلوے بورڈ اسے ایسٹرن ایکسپریس کا نام دینا چاہتا تھا لیکن وہ وزیر ریلوے ہی تھے جنہوں نے اس ٹرین کو گیتانجلی ایکسپریس کا نام دیا جس میں رابندر ناتھ ٹیگور کے پورٹریٹس لٹکے ہوئے تھے۔ مدھو ڈنڈوتے کو بلاشک وشبہ اور بنا کسی جھجک کے ملک کے بہترین وزیر ریلوے کہا جاسکتا ہے کیوں کہ انہوں نے بحیثیت وزیر ریلوے ہندوستان اور ہندوستانیوں کے لیے جو بہتر اور ضروری تھا وہ کیا۔ اس معاملہ میں ان کا چند ایک کابینی وزراء سے موازنہ یا تقابل کیا جاسکتا ہے جن میں سردار ولبھ بھائی پٹیل، سی سبرامنیم اور ڈاکٹر منموہن سنگھ شامل ہیں۔ ولبھ بھائی پٹیل نے 1947 اور 1950 کے درمیان وزیر داخلہ کی حیثیت سے خدمات انجام دی۔ سی سبرامنیم 1964 اور 1967ء کے درمیان وزیر زراعت رہے اور ڈاکٹر منموہن سنگھ 1991 اور 1996ء کے درمیان وزیر فینانس رہے۔ بعد کی جنتا پارٹی حکومت میں مدھو ڈنڈوتے نے وزیر فینانس کی حیثیت سے خدمات انجام دی۔ انہوں نے 1990ء میں اپنی بجٹ تقریر میں ماحولیاتی چیلنج پر خصوصی توجہ مرکوز کی اور کہا کہ ماحولیات کو خطرہ لاحق ہے۔ اسے کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے جنگلات کے کٹاؤ کی شدت سے مخالفت کی تھی اور ایک اندازہ کے مطابق بتایا تھا کہ 139 ملین ہیکٹر اراضی متاثر ہوئی ہے۔ شہری علاقوں میں فضائی اور آبی آلودگی بڑھتی جارہی ہے جس کے لیے حمل ونقل کے ذرائع بھی ذمہ دار ہیں لیکن افسوس کہ بعد کی حکومتوں نے ان کے انتباہ اور وارننگس کو نظرانداز کردیا۔ مدھو ڈنڈوتے ہندوستان میں سیکولرازم کے دلدادہ تھے جولائی 2005ء کو جبکہ ان کی عمر 80 سال کی ہوئی انہوں نے پرزور انداز میں کہا تھا کہ 1984ء کے مخالف سکھ فسادات، شہادت بابری مسجد اور گجرات میں 2002ء کو ہوئے فرقہ وارانہ ہولوکاسٹ لوٹ مار قتل و غارت گری سارے واقعات ملک کے سیکولرازم کے لیے ایک بہت بڑا جھٹکہ ہے لیکن انہوں نے امید جتائی تھی کہ لاکھ کوششوں کے باوجود ہندوستان کے سیکولرازم اس کے اتحاد اس کی سالمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

پاکستان میں جئے سندھ فریڈم موومنٹ سینٹر کے قیام کا اعلان

سندھ۔ 18 ر جنوری۔ ایم این این۔ سندھی سرزمین کی تاریخی سندھی، بلوچ اور پشتون قومیتوں کے لیے امن اور خوشی کے لیے جئے سندھ فریڈم موومنٹ سینٹر قائم کیا گیا ہے۔ جئے سندھ فریڈم موومنٹ کے بانی وچیئرمین ظفر سہتو نے جئے سندھ فریڈم موومنٹ سینٹر کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اس تحریک کا مقصد سندھی سرزمین کی تاریخی سندھی، بلوچ اور پشتون قومیتوں کے لیے امن اور خوشی کو محفوظ بنانا ہے۔ فاشسٹ پنجابی فوجی اسٹیبلشمنٹ کے قیام کے بعد سے نسلی اور مذہبی اقلیتیں انتہائی ظلم وجبر کا شکار ہیں۔ جب تک پنجابی تسلط برقرار ہے مظلوم برادریوں کا خون بہہ رہا ہے۔ قائد سندھ سائیں جی ایم سید کی عظیم سچائی اس عظیم جدوجہد کا ثبوت ہے جسے دنیا میں بجھایا نہیں جاسکتا۔ سائیں جی ایم سید کے 120 ویں یوم پیدائش کے موقع پر، چیئرمین ظفر سہتو نے جئے سندھ فریڈم موومنٹ کے زیر اہتمام ویڈیو لنک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قوم پرست کارکنوں کے خلاف گرفتاریوں اور ریاستی تشدد کے خلاف مزاحمت کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پنجابی ملٹری اسٹیبلشمنٹ کی قاتل قوت سندھی، بلوچ اور پشتون قوموں کے وجود کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ پنجابی ملٹری اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے مختلف مذاہب اور فرقوں کے درمیان تشدد کو ہوا دینے کے لیے مذہبی کارڈز کا مسلسل استعمال تشویشناک ہے۔ اگر سندھی، بلوچ اور پشتون برادری پنجاب کی فاشسٹ سلطنت کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد نہ ہوئی تو ان کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا، جس طرح چینی قوم یاجوج ماجوج نے مختلف اقوام پر ظلم ڈھایا ہے۔ جب دنیا کی بڑی طاقتیں دہشت گردی کے عالمی خطرے سے نمٹتی ہیں تو پاکستانی پنجاب ریاست جو دہشت گردی میں سب سے آگے رہی ہے، کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک، پاکستان کی اسلامی مملکت کے خاتمے تک تاریخ ساز قوم ظلم کی گولی سے محفوظ رہے گی۔ چیئرمین ظفر سہتو نے دنیا کی مہذب، آزاد اور طاقتور اقوام سے اپیل کی کہ وہ انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کریں اور سندھیوں، بلوچوں اور پشتونوں کی آزادی کے لیے عملی کردار ادا کریں۔ آخر میں 17 جنوری کی عظیم برسی کے موقع پر سندھ کے محبت کرنے والے قائد سائیں جی ایم سید کے چاہنے والے ان کا یوم پیدائش مناتے ہیں اور ان کی لازوال محبت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ سائیں جی ایم سید کے افکار کی رہنمائی میں ہم قومی کاز میں اپنی عملی کوششیں جاری رکھیں گے اور سندھی معاشرے کو خوشحال بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہم اپنے تاریخی وطن کی بقا، نعمتوں کی جنت، آزادی اور آنے والی نسلوں کی خوشگوار زندگی کے لیے اپنی جانوں سمیت سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک، پاکستان کی اسلامی مملکت کے خاتمے تک تاریخ ساز قوم ظلم کی گولی سے محفوظ رہے گی۔ چیئرمین ظفر سہتو نے دنیا کی مہذب، آزاد اور طاقتور اقوام سے اپیل کی کہ وہ انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کریں اور سندھیوں، بلوچوں اور پشتونوں کی آزادی کے لیے عملی کردار ادا کریں۔

تائیوان نے 15 چینی طیاروں، 3 بحری جہازوں کو ٹریک کیا

تائپے۔ 18 ر جنوری۔ ایم این این۔ وزارت قومی دفاع نے پیر (15 جنوری) کی صبح 6 بجے سے منگل (16 جنوری) (کی صبح 6 بجے کے درمیان تائیوان کے اردگرد 15 چینی فوجی طیاروں اور تین بحری جہازوں کا سراغ لگایا۔ وزارت قومی دفاع کے مطابق، پیپلز لبریشن آرمی کے 15 طیاروں میں سے، ایک شانکسی 8-Y اینٹی سب میرین وارفیئر طیارہ اور ایک چینی ڈرون تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی زون کے جنوب مغربی کونے میں داخل ہوا۔ اس دوران پی ایل اے کے کسی طیارے نے آبنائے تائیوان کی درمیانی لائن کو عبور نہیں کیا۔ جواب میں، تائیوان نے ہوائی جہاز اور بحری جہاز بھیجے اور پی ایل اے کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے فضائی دفاعی میزائل سسٹم تعینات کیا۔ ایم این ڈی نے دوپہر 20:2 پر ایک چینی غبارے کو بھی ٹریک کیا۔ اس ماہ اب تک بیجنگ نے 129 چینی فوجی طیارے اور 68 بحری جہاز تائیوان کے گرد بھیجے ہیں۔ ستمبر 2020 سے، چین نے تائیوان کے اردگرد کام کرنے والے فوجی طیاروں اور بحری جہازوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ کرتے ہوئے گرے زون کے حربوں کے استعمال میں اضافہ کیا ہے۔

سودا چِٹھی

میں سید خالد سید قادر ساکن دت بورڈی روڈ حدگاؤں تعلقہ حدگاؤں ضلع ناندیڑ نے رضانگر کیلا مارکٹ ناندیڑ کے ساکن احتشام خان اصغر خان سے ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن کے حدود میں سروے نمبر 117 /B کے مجملہ حیدر باغ نمبر 2 میں اُن کا ملکیتی و مقبوضہ ایک پلاٹ جس کا نمبر H-28 ہے اور جس کی لمبائی مشرق ومغرب میں مغرب کی سمت 30 فٹ 9 انچ یعنی 9.37 میٹر ہے اور مشرق کی سمت 30 فٹ 6 انچ یعنی 9.29 میٹر ہے اور لمبائی مشرق ومغرب 30 فٹ یعنی 9.14 میٹر ہے۔ جس کا جملہ رقبہ 918.75 مربع فٹ یعنی 85.38 مربع میٹر ہے۔ جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ مشرق میں پلاٹ نمبر H-29 ہے۔ مغرب میں پلاٹ نمبر H-27 ہے۔ جنوب میں سروے نمبر کا حصہ ہے۔ جبکہ شمال میں 25 فٹ لمبی روڈ ہے۔ مذکورہ پلاٹ اُن سے خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔ اس پلاٹ کے تعلق سے اگر کسی کو کوئی عذر، اعتراض، رہن، قرض، شرعی وقانونی حق وغیرہ ہوتو اس اعلان عام کی اشاعت سے اندرون سات یوم مع ثبوت ودستاویزات ہم سے ربط کریں۔ دی گئی مدت کے بعد کسی کا کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا اور پلاٹ کی رجسٹری کرلی جائے گی۔

سید خالد سید قادر
ساکن دت بورڈی روڈ حدگاؤں تعلقہ حدگاؤں ضلع ناندیڑ
Moble:9890867847

روڈ سیفٹی مہم کے تحت گنے کی نقل وحمل، گاڑیوں پر ریفلیکٹیو ٹیپ لگائی گئی

ماہور میں روڈ سیفٹی پر اور ینٹیشن پروگرام کا انعقاد

ناندیڑ: 18رجنوری (ورق تازہ نیوز) روڈ سیفٹی مہم 2024 ریجنل ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے ذریعے 15 جنوری سے 14 فروری 2024 تک نافذ کی جا رہی ہے۔ اسی مناسبت سے، 17 جنوری کو، ناندیڑ ضلع میں زرعی سامان اور گنے کی نقل وحمل کرنے والے ٹریکٹروں/ٹریلرز کے ساتھ ساتھ فضلہ کی نقل وحمل کرنے والی گاڑیوں پر عکاس ٹیپ لگانے کا ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پہل کے تحت، کنٹور کر شوگرس لمیٹڈ۔ شہر اور علاقے میں 70 ٹریکٹرز اور ٹریلرز، 30 ویسٹ ٹرانسپورٹ گاڑیوں اور دیگر 40 کارگو اور مسافروں کی نقل وحمل کی گاڑیوں پر ریفلیکٹیو ٹیپ لگائی گئی۔ اس پروگرام کے لیے موٹر وہیکل انسپکٹر گنیش ٹپکرے، منجوشا بھوسلے، اسسٹنٹ موٹر وہیکل انسپکٹر چیتن ادکٹلوار، نندکمار ساونت اور آشیش جادھو نے سخت محنت کی۔ اس کے علاوہ، روڈ سیفٹی مشن-2024 کے تحت، ماہور کے سری جگدمبا سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسکول میں روڈ سیفٹی پر ایک رہنمائی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں طلباء، والدین اور اساتذہ اور موجود شہریوں کو دائیں طرف چلنے، حادثات سے بچنے اور حادثات کے بعد اٹھائے جانے والے اقدامات کے بارے میں رہنمائی کی گئی۔ طلباء اور شہریوں میں روڈ سیفٹی سے متعلق معلوماتی بروچز اور مواد تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام میں کل 280 سے 300 شہریوں جیسے اسکول کے اساتذہ اور طلبا نے شرکت کی۔ پروگرام کی کامیابی کے لیے اسکول کے پرنسپل، اساتذہ، اسسٹنٹ موٹر انسپکٹر سچن ماگرے، نیلیش ٹھاکر نے سخت محنت کی۔ اس کے علاوہ موجود شہریوں/ڈرائیوروں کو روڈ سیفٹی کے حوالے سے رہنمائی بھی کی گئی۔

گوداوری ندی کے موضع برہمپوری ندی حدود میں دفعہ 144 نافذ

ناندیڑ:18رجنوری (ورق تازہ نیوز) ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 144 کے تحت موضع برہمپوری میں گوداوری ندی کے طاس کے علاقے میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں دریا کے طاس کے علاقے کو 20 جنوری کی صبح چھ بجے سے 19 فروری 2024 کی آدھی رات تک ممنوعہ علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر نے اس سلسلے میں احکامات جاری کئے ہیں۔ اس حکم کا اطلاق سرکاری ڈیوٹی پر مامور افسران اور ملازمین، ون ونڈو اسکواڈ کے افسران کے ذریعہ اجازت یافتہ عقیدت مندوں اور کلکٹر ناندیڑ اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ناندیڑ کے ذریعہ اجازت یافتہ افراد پر نہیں ہوگا۔

للیتا شندے خواتین کانگریس شہر صدر نامزد

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) اپریل میں لوک سبھا انتخابات اور اکتوبر 2024 میں مہاراشٹرا اسمبلی چناو کے مدنظر کانگریس نے پارٹی کی مختلف کمیٹیوں پر پارٹی وفاداروں کو نامزد کرنا شروع کر دیا ہے۔ للتا شندے کو خواتین کانگریس ناندیڑ شہر صدر کے عہدے پر نامزد کیا گیا ہے۔ للیتا شندے ناندیڑ کارپوریشن کی مہیلا کمیٹی کی سابقہ نائب صدر ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ اشوک راو چوہان، سابق ایم ایل اے امیتا تائی چوہان کی ہدایت پر پارٹی کے ذمہ دار عہدے داروں نے انہیں نامزد کیا ہے شندے بوکارے کانگریس پارٹی کے سرگرم اور وفادار رکن کی حیثیت سے جانی جاتی ہیں۔

۳/فروری کو بیڑ میں آل انڈیا مشاعرہ

بیڑ: سرزمین بیڑ میں صحافتی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ روزنامہ الہلال ٹائمز اپنے معاونین بزم شمع ادب بیڑ، پیپلز ایجوکیشن سوسائٹی اور ملت گروپ ا ?ف اسکولس کے ہمراہ ادبی وثقافتی پروگراموں کو انعقاد عمل میں لایا جار ہا ہے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی ا? ئندہ ۳/ فروری بروز سنیچر ۲۰۲۴ کو ا?ل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد بوقت شام ۷ بجے ملت کیمپس نزد حنا پیٹرول پمپ بارشی ناکہ بیڑ میں عمل میں لایا جارہا ہے، اس مشاعرہ میں قومی وبین الاقوامی سطح کے شعرا اکرام جس میں ریاست مہاراشٹر، اُتر پردیش اور ہریانہ کے شعرا اکرام کی شمولیت ہے جو اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کریں گے۔ اس مشاعرہ کے لئے گیٹ پاس لازمی قرار کیا گیا ہے۔ اس طرح کی اطلاع روزنامہ الہلال ٹائمز کے مدیر و بزم کے سیکریٹری محمد قمر الایمان خان یوسف زئی نے ایک پریس نوٹ کے ذریعے دی ہے۔

لائن بلاک کی وجہ سے ٹرینیں عارضی طور پر منسوخ

ناندیڑ:18رجنوری (ورق تازہ نیوز) لائن بلاک ہونے کی وجہ سے کچھ ٹرینیں عارضی طور پر منسوخ کر دی گئیں۔ نارتھ سنٹرل ریلوے نے مطلع کیا ہے کہ متھرا ریلوے اسٹیشن پر یارڈ کو دوبارہ بنانے کے کام کے لیے میگا لائن بلاک ہونے کی وجہ سے کچھ ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

منسوخ شدہ ٹرینیں:

.1 ناندیڑ سے روانہ ہونے والی ٹرین نمبر 12715 ناندیڑ-امرتسر سچکھنڈ ایکسپریس 21 جنوری سے 04 فروری 2024 تک منسوخ کر دی گئی ہے۔

.2 امرتسر سے روانہ ہونے والی ٹرین نمبر 12716 امرتسر-ناندیڑ سچکھنڈ ایکسپریس 23 جنوری سے 06 فروری 2024 تک منسوخ کر دی گئی ہے۔

.3 ناندیڑ سے روانہ ہونے والی ٹرین نمبر۔ 12751 ناندیڑ-جموں توی ہمسفر ہفتہ وار ایکسپریس 26 جنوری اور 02 فروری 2024 کو منسوخ کر دی گئی ہے۔

.4 جموں توی سے روانہ ہونے والی ٹرین نمبر 12752 جموں توی-ناندیڑ ہمسفر ہفتہ وار ایکسپریس مورخہ 28 جنوری اور 04 فروری 2024 کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

.5 ناندیڑ سے روانہ ہونے والی ٹرین نمبر۔ 23 اور 30?? جنوری 2024 کو 12753 ناندیڑ-حضرت نظام الدین کا ہفتہ وارا ایکسپریس منسوخ کر دیا گیا ہے۔

.6 حضرت نظام الدین ٹرین نمبر سے روانہ 12754 حضرت نظام الدین ناندیڑ ہفتہ وار ایکسپریس 24 اور 31 جنوری 2024 کو منسوخ کر دی گئی ہے۔

ناندیڑ میں روڈ سیفٹی مشن کے تحت مختلف سرگرمیوں کے ذریعے رہنمائی

ناندیڑ: 18رجنوری (ورق تازہ نیوز) محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذریعے 15 جنوری سے 14 فروری 2024 تک روڈ سیفٹی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مناسبت سے، حال ہی میں ناندیڑ شہر اور ضلع کے کچھ پٹرول پمپوں کے ساتھ ساتھ سڑک کی حفاظت کے سلسلے میں بڑے چوراہوں پر بینر، کتابچے اور پوسٹرس لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ناندیڑ، نائگاؤں، مالیگاؤں کے بڑے چوراہوں پر ڈرائیوروں اور شہریوں کو تقریباً 1 ہزار 400 معلوماتی کتابچے اور روڈ سیفٹی رہنمائی کا سامان تقسیم کیا گیا۔ موٹر وہیکل انسپکٹر محترمہ منجوشا بھوسلے، گنیش تپکیرے، اسسٹنٹ موٹر وہیکل انسپکٹر چیتن ادکٹلوار، نیلیش ٹھاکر نے پروگرام کی کامیابی کے لیے سخت محنت کی۔ اس موقع پر موجود شہریوں کو روڈ سیفٹی کے حوالے سے رہنمائی بھی کی گئی۔

شدید کہرا کے باعث دربھنگہ ایئر پورٹ بند تمام پروازیں منسوخ، مسافر ناراض

دربھنگہ: شدید کہرے اور سردی کی وجہ سے دربھنگہ ایئر پورٹ ا?ج (18 جنوری) مکمل طور پر بند رہا۔ یہاں سے اڑنے والی تمام 12 پروازیں رد رہیں جس کی وجہ سے مسافروں کو شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ اس سال یہ تیسری بار ہے جب اس ایئر پورٹ سے تمام پروازیں رد کر دی گئیں۔ اس سے قبل شدید کہرے کی وجہ سے 15 جنوری کو بھی تمام پروازیں منسوخ کر دی گئی تھیں۔ ا?ج کی بات کی جائے تو دہلی سے دربھنگہ ا?نے والی دو پروازیں رد کی گئیں، جبکہ کولکاتا، بنگلورو، حیدرا?باد، ممبئی کی ایک ایک پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ پروازوں کے منسوخ ہونے کے باوجود عدم معلومات کے سبب بہت سے مسافر ایئر پورٹ پہنچ گئے تھے اور جب انہیں فلائٹس کینسل ہونے کی اطلاع ملی تو شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق موسم کی خرابی کی وجہ سے پروازوں کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا، اور جب اس کی اطلاع مسافروں کو ملی تو ایئر پورٹ پر افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ حالانکہ متعلقہ ایئر لائنس کمپنیوں نے اپنی اپنی ویب سائٹ پر اس کی اطلاع ضرور دے دی تھی، لیکن اس سے قبل ہی کئی مسافر ایئر پورٹ پہنچ گئے تھے۔ لوگوں کو کہنا تھا کہ انہیں بروقت اطلاع نہیں دی گئی جس کی وجہ سے انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور وقت بھی ضائع ہوا۔ پروازوں کی منسوخی کی وجہ سے لوگوں میں حکومت کے تئیں بھی ناراضگی دیکھنے کو ملی۔ مدھوبنی کے جے نگر باشندہ اتم گوکشی نے کہا کہ ”ہمیں ایئر پورٹ پہنچنے کے بعد پرواز منسوخ ہونے کی اطلاع مل سکی۔ ہمیں کولکاتا پہنچ کر ضروری میٹنگ میں شریک ہونا تھا۔“ لوگوں کو اس بات سے بھی ناراضگی ہے کہ مہنگے ٹکٹ لینے کے باوجود وقت پر سفر نہیں کر پا رہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ دربھنگہ ایئر پورٹ سے دوبارہ اڑان شروع ہوئے تین سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک یہاں سہولیات کا زبردست فقدان ہے۔ خراب موسم اور رات میں فلائٹ کے اترنے و پرواز کرنے کی سہولت ابھی تک ندارد ہے۔ گراو?نڈ لائٹنگ کا کام بھی اب تک پورا نہیں ہو سکا ہے۔ ایسے میں موسم کے خراب ہوتے ہی ایئر پورٹ سے فلائٹس کے رد ہونے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

پربھنی میں ڈاکٹر کو بلیک میل کر کے 20 لاکھ تاوان لیا

محمد زاہد علی کی شکایت پر ملزمین کے خلاف مقدمہ درج

پربھنی:18رجنوری (ورق تازہ نیوز) پربھنی میں ساتھی ڈاکٹر کے ساتھ سیلفی تصویر لیک کرنے کی دھمکی دے کر ڈاکٹر سے 20 لاکھ روپے تاوان (کھنڈنی) لینے کے واقعہ کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ معاملہ پربھنی شہر کینیو مونڈھا پولس اسٹیشن کی حدود میں پیش آیا۔ اس معاملے میں ڈاکٹر کی طرف سے دی گئی شکایت کی بنیاد پر ملزم کے خلاف نیو مونڈھا پولس اسٹیشن میں 17 جنوری کو مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ محمد زاہد علی خان نے شکایت درج کرائی ہے۔ 2018 میں ان کے ہسپتال میں ایک خاتون ڈاکٹر کام کر رہی تھی۔ مدعی کی کچھ سیلفی تصاویر اس ڈاکٹر کے ساتھ لی گئیں۔ نومبر 2023 جب مدعی ہسپتال میں تھا، اسے ایک نامعلوم نمبر سے فون آیا جس میں دھمکی دی گئی کہ وہ اس کی تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل کر دے گا۔ بار بار رقم کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر نے اپنی شہرت کے خوف سے تقریباً 20 لاکھ روپے ادا کئے۔ تاوان (کھنڈنی) کا معاملہ نومبر 2023 سے جنوری 2024 کے درمیان ہوا۔ ڈاکٹر نے نیو مونڈھا پولیس میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے متعلقہ موبائل فون ہولڈر کو بلایا اور اس سے پوچھ گچھ کی۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس نے دیگر دوستوں کے ساتھ مل کر ڈاکٹر کی سیلفیز وائرل کرنے کی دھمکی دے کر 20 لاکھ روپے بٹورے۔ اس کیس میں شیخ رحیم شیخ کلیم، سفیان خان اکبر خان، محمد قدوس سیف اللہ ودیگر نامعلوم ساتھیوں کے خلاف نیو مونڈھا پولس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

پولیس پاٹل بھرتی، کو کسی لالچ میں نہیں آنا چاہیے: کلکٹر

ناندیڑ:18رجنوری (ورق تازہ نیوز) ضلع میں اتوار 14 جنوری کو 38 مراکز میں پولس پاٹل بھرتی کا امتحان مکمل ہوا۔ اس امتحان میں اہل امیدواروں کے انٹرویو سب ڈویژنل سطح پر جاری ہیں۔ ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت نے اپیل کی ہے کہ یہ انتخاب میرٹ کی سطح پر ہے اور امیدوار کسی بھی افواہ اور لالچ کا شکار نہ ہوں۔

خصوصی امدادی اسکیم سے فائدہ اٹھانے والوں کے بینک اکاؤنٹس 31 جنوری سے پہلے آدھار منسلک کرنے کی اپیل

ناندیڑ:18رجنوری (ورق تازہ نیوز) سنجے گاندھی بے سہارا گرانٹ اسکیم، شراونبل سیوا اسٹیٹ پنشن اسکیم، اندرا گاندھی نیشنل اولڈ ایج پنشن اسکیم، اندرا گاندھی نیشنل بیوہ پنشن اسکیم، اندرا گاندھی نیشنل ڈس ایبلٹی پنشن اسکیم اور نیشنل فیملی بینیفٹ کے اہل استفادہ کنندگان کے ذریعہ اس اسکیم کے تحت بینک کھولا گیا ہے۔ اسکیم: اکاؤنٹس کو 31 جنوری 2024 سے پہلے آدھار کے ساتھ لنک کیا جانا چاہیے۔ نیز، تحصیلدار (سنگایو) ناندیڑ سٹی نے درخواست کی ہے کہ سرٹیفکیٹ متعلقہ تالُکھی کو پیش کیا جائے۔ سماجی انصاف اور خصوصی امداد کے محکمے کے 8 جنوری 2024 کے خط کے مطابق، حکومت نے سنجے گاندھی بے سہارا گرانٹ اسکیم اور شراونبل سیوا اسٹیٹ پنشن اسکیم کے استفادہ کنندگان کو ایک ماہ میں ڈی بی ٹی کے ذریعے مالی امداد تقسیم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس اسکیم کے تمام استفادہ کنندگان کو مطلع کیا گیا ہے کہ اس اسکیم کے تحت کھولے گئے بینک کھاتوں کو 15 جنوری تک آدھار کو لنک کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ تحصیلدار سنگنیو شہر نے ایک سرکلر کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ اگر آدھار کو مزید منسلک نہیں کیا گیا تو جنوری 2024 سے سبسڈی تقسیم نہیں کی جائے گی۔

گیان واپی مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ کے متعلق نئے تنازعات پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا اظہار تشویش

حیدرآباد: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے عدالتوں کے ذریعے عبادت گاہ ایکٹ 1991 کو نظر انداز کئے جانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ جس نے بابری مسجد کا فیصلہ دیتے وقت اس قانون کا حوالہ دے کر کہا تھا کہ اس کے ذریعہ ہر نئے تنازعہ کا راستہ بند کر دیا گیا ہے، وہی مسلمانوں کی متھرا اور کاشی سے متعلق اپیلوں کو نظر انداز کر رہا ہے۔ اس تشویش کا اظہار یہاں منعقدہ بورڈ کے مجلس عاملہ کا اجلاس میں کیا گیا۔ ریلیز کے مطابق مجلس عاملہ کا اجلاس وارانسی کی گیان واپی مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ کے تعلق سے نچلی عدالتوں میں جو نئے تنازعات پیدا کئے گئے ہیں، اس کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اجلاس کا احساس ہے کہ عبادت گاہوں سے متعلق ۱۹۹۱ء کے قانون کے ذریعہ ملک کی مقننہ نے ہر نئے تنازعہ کا دروازہ بند کر دیا تھا، اس اجلاس کو اس بات پر شدید تشویش ہے کہ سپریم کورٹ جس نے بابری مسجد کا فیصلہ دیتے وقت اس قانون کا حوالہ دے کر کہا تھا کہ اس کے ذریعہ ہر نئے تنازعہ کا راستہ بند کر دیا گیا ہے، وہی مسلمانوں کی متھرا اور کاشی سے متعلق اپیلوں کو نظر انداز کر رہا ہے، اگر ان چور دروازوں کو بند نہیں کیا گیا تو پھر اس بات کا اندیشہ ہے کہ شرپسند قوتیں ملک کے مختلف علاقوں میں نئے نئے فتنے اور تنازعات کھڑے کرتی رہیں گی۔ متھرا کی عیدگاہ کے متعلق ۱۹۶۸ء میں کرشنا جنم بھومی ٹرسٹ اور شاہی عیدگاہ ٹرسٹ کے درمیان ایک معاہدہ کے ذریعہ اس تنازعہ کو حل کرلیا گیا تھا، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ عدالت عظمٰی سے یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ ان نئے فتنوں کا دروازہ بند کر کے ملک میں امن وامان اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنائے گا، اسی طرح دہلی کی سنہری مسجد کے تعلق سے این ڈی ایم سی نے ٹرافک کا بہانہ کر اس کی شہادت کا جو ناپاک منصوبہ بنایا تھا، سر دست عدالت نے اس پر روک لگا دی ہے؛ تاہم اجلاس کا احساس ہے کہ سنہری مسجد اور لٹین ژون میں دیگر ۶ مساجد شر پسندوں کے نشانے پر ہیں، بورڈ یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ یہ تمام مساجد اوقاف کی ان ۱۲۳؟ جائیدادوں میں شامل ہیں، جن پر عدالت نے اسٹے دے رکھا ہے، اسی طرح سنہری مسجد اور دیگر مساجد ہیری ٹیج تعمیرات میں بھی شامل ہے؛ لہٰذا اُن سے چھیڑ چھاڑ کرنا ملک کی تاریخی وراثت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہوگا۔ ۲۔ بورڈ کی مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ فلسطین کا مسئلہ ایک انسانی مسئلہ ہے، جہاں اسرائیل کی شکل میں ایک غاصب قوت ملک کے اصل باشندوں کو جلا وطن کرنے پر تُلی ہوئی ہے، اس نے جبر وظلم کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں، وہ مسلسل نسل کُشی اور وحشیانہ مظالم کا ارتکاب کر رہا ہے، اس جنگ کی ابتداء ۷ ? اکتوبر ۲۰۲۳ سے نہیں؛ بلکہ جون ۱۹۶۷ء سے ہوئی ہے، جب اسرائیل کسی قانونی جواز کے بغیر پورے فلسطین، مغربی کنارہ، غزہ اور مسلمانوں کی مقدس مسجد ”مسجد اقصیٰ“ پر بھی قابض ہو گیا تھا، اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل بارہا فیصلہ کر چکی ہے کہ اسرائیل مقبوضہ علاقوں کو خالی کر دے؛ مگر امریکہ اور برطانیہ جیسی استعماری طاقتوں کی شہہ پر اسرائیل نے اب تک اس پر عمل نہیں کیا، یہ اجلاس اسرائیل اور اس کی پشت پناہی کرنے والی عالمی طاقتوں کی سخت مذمت کرتا ہے، اُن مسلم ملکوں کی بھی جنھوں نے فلسطینیوں کو بچانے کے لئے مدد کا ہاتھ نہیں بڑھایا اور حد درجہ بزدلی کا ثبوت دیتے ہوئے ظلم پر خاموشی اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ یہ اجلاس حکومت ہند سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ گاندھی جی سے لے کر اٹل بہاری واجپائی تک اور بعد کی حکومتوں میں بھی ہمیشہ ہندوستان نے فلسطینی کاز کی حمایت کی ہے، حکومت ہند کو اپنے اسی دیرینہ موقف پر قائم رہنا چاہئے؛ کیوں کہ فلسطینیوں کی لڑائی اپنے ملک کی آزادی کی لڑائی ہے نہ کہ کسی دوسرے ملک پر قبضہ کرنے کی، اور اپنے آپ پر ظلم کو روکنے کی جدوجہد ہے نہ کہ دوسروں پر ظلم کرنے کے لئے، یہ اجلاس غزہ کے مرد وخواتین، بچوں، بزرگوں اور نوجوانوں کے عزم واستقلال، پامردی وشجاعت اور صبر واستقامت کے جذبوں کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، یہ اجلاس دنیا کے بیشتر ملکوں اور خود ہمارے ملک میں عام انسانوں نے ہزاروں کی تعداد میں سڑکوں پر نکل کر فلسطینیوں بالخصوص غزہ کے مظلومین کی حمایت میں جس انسانی ہمدردی کا مظاہرہ پیش کیا ہے، اس کی ستائش کرتا ہے، یہ اجلاس عالم اسلام سے بھی یہ اپیل کرتا ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں جرآت کا مظاہرہ کرے اور مظلوم فلسطینی بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کرے؛ کیوں کہ وہ حق کی لڑائی لڑ رہے ہیں اور حق کا ساتھ دینا انسانی فریضہ بھی ہے اور اسلامی فریضہ بھی۔ ۳۔ بورڈ پہلے بھی اس بات کو واضح کر چکا ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ملک کے لئے یونیفارم سول کوڈ بالکل موزوں اور مناسب نہیں ہے، نیز اس طرح کی کوششیں ملک کے دستور کے روح کے بھی خلاف ہیں۔ اقلیتوں کو دستور میں جو ضمانت دی گئی ہے، یونیفارم سول کوڈ اس کو ختم کر کے رکھ دے گا؛ اس لئے نہ مرکزی حکومت کو اور نہ کسی ریاستی حکومت کو یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کی بات کرنی چاہئے، یہ بات قطعاً نا قابل قبول ہوگی۔ ۴۔ اجلاس کا احساس ہے کہ ملک میں خواتین کے حقوق اور ان کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے حکومت کی طرف سے مو?ثر تدابیر نہیں ہو رہی ہیں۔ آئے دن عورتوں کی عزت وآبرو پامال کی جا رہی ہے، افسوس کا مقام ہے کہ خواتین کی عزت وعفت کی پامالی میں حکمراں جماعت کے اہم افراد بھی ملوث پائے گئے ہیں، اجلاس کا یہ بھی احساس ہے کہ خواتین کو اپنے جائز اور قانونی حقوق کو حاصل کرنے کے لئے طویل عدالتی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس میں بہت وقت بھی صرف ہوتا ہے اور کثیر سرمایہ بھی۔ یہ اجلاس حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مو?ثر اقدامات کر کے ان جرائم پر تیزی سے قابو پائے، محض قانون ساز اداروں میں ۳۳ فیصد ریزرویشن دے دینا مسئلے کا حل نہیں ہے۔

انتخابی فائدے کے لیے بی جے پی کا رام مندر کا افتتاحی پروگرام: رمیش چینیتھلا

کانگریس پارٹی کو کوئی نہیں چھوڑے گا، بی جے پی افواہیں پھیلا کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے

مہاراشٹر پردیش کانگریس کی جائزہ میٹنگ کا امراوتی میں انعقاد

امراوتی/ممبئی: بی جے پی اپنے سیاسی فائدے کے لیے ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے پروگرام کو بھنا رہی ہے۔ گرو شنکراچاریہ علانیہ کہہ چکے ہیں کہ مندر اب بھی مکمل طور پر نہیں بنا ہے اس لیے وہاں پوجا پاٹھ کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن بی جے پی جلدی میں ہے اور اپنے فائدے کے لیے رام مندر کے افتتاح کا پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ یہ الزام کانگریس کے ریاستی انچارج رمیش چینیتھلا نے لگایا ہے۔ لوک سبھا انتخابات کی تیاریوں کے سلسلے میں ریاستی کانگریس کی جائزہ میٹنگ جمعرات کو امراو?تی سے شروع ہوئی۔ رمیش چینیتھلا اس موقع پر میڈیا سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی رام مندر کے خلاف نہیں ہے، ہر کسی کی اپنی مذہبی ا?زادی ہے۔ کانگریس کے کئی لیڈر ایودھیا بھی گئے ہیں۔ مکر سنکرانتی کے دن کانگریس لیڈر اور اتر پردیش کے انچارج اویناش پانڈے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایودھیا پہنچے اور رام للا کے درشن کئے۔ جو لوگ ایودھیا جانا چاہتے ہیں ان کی کوئی مخالفت نہیں ہے۔ لیکن جس طرح سے مندر کے افتتاح کا پروگرام بھارتیہ جنتا پارٹی اور نریندر مودی سیاسی فائدے کے لیے کر رہے ہیں۔ لوگ اس حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں۔ بھارت جوڑو نیا یاترا کے بارے میں بات کرتے ہوئے رمیش چینیتھلا نے کہا کہ راہل گاندھی نے منی پور سے ممبئی تک بھارت جوڑو نیا یاترا شروع کی ہے اور اس یاترا کو زبردست عوامی حمایت مل رہی ہے۔ بھارت جوڑو نیا یاترا کوئی انتخابی یاترا نہیں ہے بلکہ ملک کے عام لوگوں کو انصاف فراہم کرنے کے لیے ہے۔ راہل گاندھی یاترا کے ذریعے ہندوستان کو جوڑنے کا کام کر رہے ہیں۔ یہ یاترا ملک کے لیے ہے۔ صحافیوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے رمیش چینیتھلا نے کہا کہ مہاراشٹر کانگریس قابل ہے اور تمام لیڈر متحد ہیں اور کوئی بھی پارٹی نہیں چھوڑے گا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی افواہیں پھیلا کر گمراہ کر رہی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ سشیل کمار شندے اور ریاستی ایگزیکٹو صدر اور ایم ایل اے پرنیتی شندے نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ ڈویژن کی سطح کی اس میٹنگ میں تنظیمی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ ریاستی کانگریس کمیٹی کی طرف سے دو ماہ قبل ضلع کانگریس کمیٹیوں کو دیئے گئے پروگرام کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یہ میٹنگ جمعرات کو امراو?تی میں ہوئی تھی اور مراٹھواڑہ ڈویژن کی ا?خری میٹنگ 29 جنوری کو لاتور میں ہوگی۔ ریاستی کانگریس کمیٹی کے نئے انچارج رمیش چینیتھلا نے جمعرات کی میٹنگ میں حصہ لیا۔ ریاستی کانگریس صدر نانا پٹولے کی صدارت میں ہوئی اس میٹنگ میں لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھورات، سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اشوک چوہان، سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوہان، قائد حزب اختلاف وجے وڈیٹیوار، ریاستی ورکنگ صدر نسیم خان، چندر کانت ہنڈورے، سابق وزیر یشومتی ٹھاکر، انیس احمد، مہیلا کانگریس کی ریاستی صدر سندھیا سوالا کھے، اے ا?ئی سی سی سکریٹری اور شریک انچارج ا?شیش دووا، اقلیتی محکمہ کے چیئرمین اور ایم ایل اے وجاہت مرزا، ریاستی کانگریس کے چیف ترجمان اتل لونڈھے، ریاستی نائب صدر نانا گاونڈے، سنیل دیشمکھ۔ تمام ضلعی صدور، سرکردہ لیڈران اور عہدیداران موجود تھے۔

9545332211 عبدالماجد
8999942523 عبدالرحمٰن
BIS 916 Hallmark
زِینت جیولرس

ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر ناندیڑ

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم پیامات سینٹر

شیخ عبدالستار
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔